فتنوں کے دور میں...

کیا کرنا چاہئے؟

(بخاری/مشکوۃ سے ماخوذ)

کچھ اس کتاب کے بارے میں

یہ دنیا انسان کے لئے امتحان کی ایک جگہ ہے، یہاں ہر شخص کو آزمایا جا رہا ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً ط وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ﴾ (الانبیاء:۳۵)

ترجمہ: ''اور ہم اچھے اور برے حالات میں ڈال کر تم سب کو آزما رہے ہیں۔اور تمہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے''۔

حیاتِ انسانی کے سفر میں کچھ امتحان تو معمولی ہوتے ہیں اور انسان بخیر وعافیت ان سے گزر جاتے ہیں۔لیکن کچھ آزمائشیں بہت شدید ہوتی ہیں، جو انسانوں کو انفرادی اور اقوام کو اجتماعی طور پر ہلا کر رکھ دیتی ہیں۔خصوصاً اس دور میں جبکہ ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں۔انفرادی و اجتماعی فتنے۔۔۔مال و اولاد کے فتنے۔۔۔سیاسی ولسانی فتنے۔۔۔اندرونی اور بیرونی فتنے۔۔۔ملکی و بین الاقوامی فتنے۔۔۔مذہبی وفرقہ وارانہ فتنے۔۔۔دھریت والحاد کے فتنے۔۔۔۔۔

ہادیِ برحق نبیِ اکرم حضرت محمد ﷺ نے ہمیں آگاہ فرمایا کہ:

﴿''بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ''﴾ (صحیح مسلم)

ترجمہ: ''اے لوگو! جلدی کرو اعمالِ خیر کرنے میں، ان فتنوں سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہر طرف چھائے ہوئے ہوں گے۔''

چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں بہترین رہنمائی کرتا ہے۔جہاں ہمیں پرامن حالات میں زندگی گزارنے کے آداب وطریقے سکھائے گئے وہاں فتنہ فساد کے زمانے میں بحیثیت فرد اور قوم ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیئے، اس بارے میں بھی بہترین رہنمائی کی گئی ہے۔اسی رہنمائی کے لئے صحیح احادیث پر مبنی یہ کتابچہ پیشِ خدمت ہے۔جو 11 ستمبر 2001 کے واقعے بعد کراچی الھدیٰ کی طالبات کو کلاس میں پڑھایا گیا۔اور اب افادہ عام کے لئے پیشِ خدمت ہے۔ان احادیث کی وضاحت پر مبنی آڈیو کیسیٹس بھی موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور ہم سب کو ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔(آمین)

دعا گو

فرحت ہاشمی

۱۱ ستمبر ۲۰۰۲ء

فتنوں کے دور میں کیا کرنا چاہئے؟

فتنوں کے دور میں ایمان کو مضبوط اور محفوظ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور مددگار ہو سکتے ہیں۔

عملی تدبیر

☆ **اخلاص نیت** : ہر کام اللہ کیلئے ہو۔ اپنے آپ کو اس کے لئے خالص کرلیں۔

☆ **دعا** : فتنوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔ خصوصاً مندرجہ ذیل دعائیں پڑھنے کا خاص اہتمام کریں۔

- **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ أَنْ نَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَا بِنَا أَوْنُفْتَنَ.** (بخاری)

اے اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ ہم اپنی ایڑیوں پر پلٹا دیئے جائیں یا فتنے میں مبتلا کئے جائیں۔

- **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ** (بخاری)

میں اللہ کی پناہ چاہتی ہوں برے فتنوں سے

- **اَللّٰھُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ.** (ترمذی)

اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

- **اَللّٰھُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ.** (ترمذی)

اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

- **اَللّٰھُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ.** (ترمذی)

اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

- **اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ** (مسلم).

اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دل اپنی اطاعت پر پھیر دے۔

• رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. (ال عمران :8)

اے ہمارے رب! ہمیں ھدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بے شک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

• رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّءْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا. (الکھف :10)

اے ہمارے رب! ہمیں اپنی خاص رحمت سے نواز اور ہمارا معاملہ درست کردے۔

• اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ

اے اللہ ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

☆ **نوافل کا اہتمام:** نوافل کثرت سے ادا کریں۔ خصوصاً تہجد کا اہتمام کریں۔ کیونکہ غیر معمولی حالات میں عبادت بھی کثرت سے ہونی چاہیئے۔

☆ **صدقہ خیرات :** دل کی تنگی دور کریں۔ اپنی چیزیں، مال اور وقت لوگوں کے ساتھ share کریں۔ صدقہ خیرات کثرت سے کریں۔

☆ **علم دین :** دین کی اصل یعنی قرآن وسنت کی طرف رجوع کریں جس میں زندگی کے ہر پہلو سے متعلق عملی اور مکمل رہنمائی موجود ہے۔

☆ **کردار سازی / تزکیہ نفس :** شخصیت کی ظاہری تراش خراش سے زیادہ کردار سازی پر بھر پور توجہ دیں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو معیار ایمان اور امانت داری کا ہے وہ اپنے اندر پیدا کریں اور سچائی، تواضع، شرافت، نرمی، وسیع النظری، قول و فعل کی یکسانیت، وسعت قلب اور برداشت پیدا کریں۔

☆ **صبر و تحمل :** اپنے اندر صبر و تحمل پیدا کریں، صبر کا مطلب جذباتی ردعمل سے بچنا اور ناگوار باتوں کو تحمل سے برداشت کرنا ہے اس سے حالات بہتر طور پر قابو پایا جا سکتا ہے اور ہم اپنی صلاحتیں بہتر طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ **تعصب سے بچیں:** تعصب، بغض و عناد کو اپنے دل سے نکال دیں، تعصب یہ ہے کہ کسی سے اختلاف ہونے کی صورت میں اس کی اچھی بات بھی نہ لی جائے اور پسندیدہ ہونے کی صورت میں غلط بات بھی لے لی جائے۔ تعصب حق کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے سے روک دیتا ہے۔

☆ **نیکی کے کاموں میں جلدی کریں:** کہیں وہ وقت نہ آجائے جب نیکی کا موقع ہی نہ رہے۔

☆ **فتنوں کے مواقع سے حتّی الامکان بچنے کی کوشش کریں:** سنی سنائی باتوں پر کان نہ دھریں۔ اصل مقصد کی طرف نظر رکھیں اور اپنے آپ کو تعمیری کاموں میں لگائے رکھیں۔

☆ **احترام انسانیت:**

عام انسانوں کا احترام کریں نیز آپس میں ایک دوسرے کی عزت آبرو کا پاس رکھیں۔

دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں دیر نہ کریں کیونکہ حقوق العباد کا حساب زیادہ سخت ہوگا،

دین کی اصل روح لوگوں تک پہنچائیں اپنے بچوں کو دین کے صحیح علم سے روشناس کریں تا کہ وہ زندگی کے مسائل کو قرآن وسنت کے مطابق حل کرسکیں۔

☆ **اختلاف رائے کی صورت میں :**

اولی الامر کی اطاعت کریں (جب تک وہ قرآن وسنت کے مطابق حکم دیں) خواہ ماننے میں تنگی ہی کیوں نہ ہو۔

جلد بازی سے کام لیتے ہوئے مخالفت اور بد اخلاقی پر نہ اتریں۔

اختلاف کے باوجود دوسروں کی خیر خواہی کریں۔تعصب سے بچیں۔

اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم لڑ پڑیں تو کسی بھی گروہ کی حمایت یا پیروی بغیر سوچے سمجھے نہ کریں۔اگر کسی کے حق پر ہونے کے بارے میں فیصلہ نہ کرسکیں تو الگ رہنا بہتر ہے۔

کسی سے ناراضگی کی صورت میں اپنی رائے کا اظہار براہ راست متعلقہ شخص سے ہی کریں۔نہ کہ عوام الناس میں اپنے خیالات کا اظہار کر کے ان میں بدامنی وانتشار پھیلائیں۔

کلمہ حق کہتے وقت تمام اسلامی اقدار وآداب کا لحاظ رکھیں۔

اختلاف کے باوجود دلوں میں وسعت رکھیں۔دوسروں کی آراء کھلے دل سے سنیں اور ہر معاملے میں خیر خواہی سے کام لیں۔

جب بھی انسانوں کی ترجیح دنیا بن جاتی ہے تو فتنہ فساد اور انتشار کا دور دورہ ہوجاتا ہے اس کا حل یہ ہے کہ لوگوں کی توجہ،اور،ترجیح،دین کو بنادیں۔

کتاب الفتن

صحیح بخاری

کتاب فتنوں کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعالَى وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَآصَّةً، وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَذِّرُ مِنَ الفِتَنِ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ انفال میں یہ فرمانا) کہ اس فتنے سے بچو، جو ظالموں پر خاص نہیں رہتا (بلکہ ظالم غیر ظالم عام وخاص سب اس میں پس جاتے ہیں)،اس کا بیان،اور آنحضرت ﷺ جو (اپنی امت کو) فتنوں سے ڈراتے تھے اس کا ذکر۔

(1)

حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنا بِشْرُبْنُ السَّرِيِّ : حَدَّثَنا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ : أَنَا عَلَى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ فَيُؤْخَذُبناسٍ مِنْ دُونِي

فَأقُولُ أُمَّتِی فَیَقُولُ :لَا تَدرِی مَشَوْا عَلَی الْقَھْقَرٰی، قالَ ابْنُ أبِی مُلَیْکَۃَ: اللّٰھُمَّ إنَّا نَعُوذُبِکَ أنْ نَرْجِعَ عَلَی أعْقَابِنا أوْنُفْتَنَ.

ہم سے علی بن عبداللہ (مدینی) نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن سری نے کہا ہم سے نافع بن عمر نے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے، انہوں نے کہا کہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے آنحضرت ﷺ سے یہ روایت کی آپؐ فرماتے تھے کہ (قیامت کے دن) "میں اپنے حوض پر ہوں گا اتنے میں کچھ لوگ میرے پاس آنے پائیں گے، اُن کو فرشتے گرفتار کرلیں گے، میں کہوں گا یہ تو میری اُمّت کے لوگ ہیں جواب ملے گا تم نہیں جانتے کہ یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے۔" ابن ابی ملیکہ (اس حدیث کو روایت کرکے) یوں دُعا کرتے یا اللہ ہم ایڑیوں کے بل لوٹ جانے اور فتنوں میں پڑنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(2)

حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ إسْمَاعِیلَ : حَدَّثَنَا أبُو عَوَانَۃَ عَنْ مُغِیرَۃَ عَنْ أبِی وائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللہِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أنَافَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ لَیُرْفَعَنَّ إلَیَّ رِجَالٌ مِّنْکُمْ حَتَّی إذَا اھْوَیْتُ لِأُنَاوِلَھُمْ اخْتُلِجُوْا دُونِیْ فَأقُولُ : اَیْ رَبِّ أصْحابِی یَقُولُ لَا تَدْرِی مَاأحْدَثُوا بَعْدَکَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے، انہوں نے مغیرہ (بن مقسم) سے، انہوں نے ابووائل سے، انہوں نے کہا عبداللہ (بن مسعودؓ) نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ "میں حوض کوثر پر تم لوگوں کا پیش خیمہ ہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ مجھ تک اٹھائے جائیں گے، (میرے پاس لائے جائیں گے) جب میں ان کو (پانی) دینے کے لئے جھکوں گا تو وہ ہٹا دیئے جائیں گے میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میری (اُمت کے) لوگ ہیں ارشاد ہوگا۔ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے جو جو (دین میں) نئی باتیں تمہارے بعد نکالیں۔"

(3)

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ : حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أبِی حَازِمٍ قالَ سَمِعْتُ سَھْلَ بْنَ سَعْدٍ یَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : أنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الحَوْضِ مَنْ وَرَدَہُ شَرِبَ مِنْہُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَہُ ابَدًالَیَرِدُعَلَیَّ أقْوامٌ اَعْرِفُھُمْ وَیَعْرِفُونِّی ثُمَّ یُحالُ بَیْنِی وَ بَیْنَھُمْ قَالَ أبُوحَازِمٍ سَمِعَنِی النُّعْمانُ ابْنُ أبِی عَیَّاشٍ وَأنا أُحَدِّثُھُمْ ھذا فَقالَ ھَکَذا سَمِعْتَ سَھْلاً ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ، قالَ وَأنا أشْھَدُ عَلَی أبِی سَعِیدٍ الخُدْرِیِّ لَسَمِعْتُہُ یَزِیدُ فِیہِ قَالَ: إنَّھُمْ مِنِّی فَیُقالُ: إنَّکَ لَا تَدرِی مَا بَدَّلُوا بَعْدَکَ فَأقُولُ سُحْقًاسُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِی۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے، انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے کہا میں نے سہل بن سعد سے سنا وہ کہتے تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپؐ فرماتے تھے۔ "میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔ جو شخص وہاں آئے گا وہ اس میں سے پئے گا اور جو اُس میں سے پئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور کچھ لوگ حوض پر ایسے آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں۔ وہ مجھ کو پہچانتے ہیں۔ پھر (وہ روک دیئے جائیں گے) مجھ میں اور ان میں آڑ کر دی جائے گی۔" ابو حازم نے کہا نعمان بن ابی عیاش نے سنا میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کر رہا تھا پوچھا کیا تم نے سہل سے یہ حدیث اسی طرح سے سنی، میں نے کہا ہاں، نعمان نے کہا میں گواہی دیتا ہوں۔ میں نے ابو سعید خدریؓ سے یہی حدیث سنی۔ ابو سعیدؓ اس میں اتنا بڑھاتے تھے آنحضرتؐ کہیں گے یہ لوگ تو میری امت کے ہیں ارشاد ہوگا۔ تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں (دین میں) نکالیں۔ اس وقت میں کہوں گا۔ جس شخص نے میرے بعد دین بدل ڈالا وہ دُور ہو دُور رہو۔"

بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ بَعْدِى أُمُورًا تُنْكِرُونَها وَقالَ عَبْدُاللهِ بْنُ زَيْدٍقالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِى عَلَى الْحَوْضِ.

باب آنحضرت ﷺ کا (انصار سے) یُوں فرمانا "تم میرے بعد ایسے ایسے کام دیکھو گے جو تم کو بُرے لگیں گے۔" اور عبداللہ بن زید بن عامر نے کہا آنحضرت ﷺ نے (انصار سے) یہ بھی فرمایا "تم ان کاموں پر حوض کوثر پر مجھ سے ملنے تک صبر کئے رہنا۔"

(4)

حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحيَى ابْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ قَالَ قَالَ لَنا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَونَ بَعْدِى أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَها قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قالَ : أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوااللّٰهَ حَقَّكُمْ۔

ہم سے مسدّد (بن مسرہد) نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا، ہم سے اعمش نے کہا، ہم سے زید بن وہب نے کہا، میں نے عبداللہ (بن مسعودؓ) سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا "تم میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے (جو لوگ مستحق نہیں ہیں ان کو حکومت ملے گی تم محروم رہو گے) اور ایسی باتیں جن کو تم بُرا (خلافِ شرع) سمجھو گے"، یہ سن کر صحابہؓ نے عرض کیا پھر (ایسے وقت میں) آپؐ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں، فرمایا "اس وقت کے حاکموں کو ان کا حق ادا کر دو (زکوٰۃ وغیرہ) اور تم اپنا حق اللہ سے مانگو۔"

(5)

حَدَّثَنامُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الجَعْدِ عَنْ أَبِى رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِر فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطانِ شِبْرًا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

ہم سے مسدّد نے بیان کیا، انہوں نے عبدالوارث (بن سعید) سے، انہوں نے جعد (صیر فی) سے، انہوں نے ابو رجاء (عطاردی) سے، انہوں نے ابن

عباسؓ سے،انہوں نے آنحضرت ﷺ سے،آپؐ نے فرمایا: "جوشخص دین کے مقدمہ میں حاکم کی کوئی بات ناپسند کرے تو اس کو صبر کرنا چاہئے۔اس لئے کہ بادشاہ اسلام کی اطاعت سے اگر کوئی بالشت برابر باہر ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی۔"

(6)

حَدَّثَنا أبُو النُّعمانِ :حَدَّثَنا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍ عَنِ الجَعْدِ أبِی عُثْمانَ حَدَّثَنِی أبُورَجاءٍ الْعُطارِدِیُّ قالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ رَآی مِنْ أمِيرِهِ شَيْئًايَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْعَلَيْهِ فَاَنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَماتَ إلَّا ماتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً.

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا،کہا ہم سے حماد بن زید نے،انہوں نے (ابوعثمان) جعد صیرفی سے کہا مجھ سے ابورجاء (بن ملحان) نے بیان کیا،کہا میں نے ابنِ عباسؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے،آپؐ نے فرمایا۔جوشخص اپنے بادشاہ سے ایسی بات دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہو تو صبر کرے۔اس لئے کہ جو کوئی بالشت برابر بھی جماعت سے جدا ہو گیا اور اسی حال میں مرا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(7)

حَدَّثَنا إسْماعِيلُ: حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ عَن عَمْرٍوعَنْ بُكَيْرٍعَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍعَنْ جُنادَةَ بْنِ أبِی أُمَيَّةَ قَالَ:دَخَلْنا عَلَی عُبادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ، قُلْنا:أصْلَحَکَ اللّٰهُ، حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُکَ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،قَالَ دَعَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْناهُ فَقالَ فِيْمَا أخَذَ عَلَيْنا أنْ بَايَعَنَا عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی مَنْشَطِنا وَمَكْرَهِناوَعُسْرِناوَيُسْرِنا وَأثَرَةٍ عَلَيْناوَأنْ لَانُنَازِعَ الأمْرَ أهْلَهُ إلَّا أنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهانٌ.

ہم سے اسمٰعیل (بن ابی اویس) نے بیان کیا،کہا مجھ سے عبداللہ نے انہوں نے عمرو (بن حارث) سے،انہوں نے بکیر (بن عبداللہ اشج) سے،انہوں نے بسر بن سعید سے،انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ سے،انہوں نے کہا ہم عبادہ بن صامت کے پاس گئے،وہ بیمار تھے۔ہم نے کہا اللہ تمہارا بھلا کرے،ہم سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے آنحضرت ﷺ سے سنی ہو اللہ تم کو اس کی وجہ سے فائدہ دے،انہوں نے کہا ایسا ہوا (لیلۃ العقبہ میں) آنحضرت ﷺ نے ہم کو بلا بھیجا۔ہم نے آپؐ سے بیعت کی۔آپؐ نے بیعت میں ہم سے یہ اقرار لیا کہ خوشی، ناخوشی، تکلیف اور آسانی ہر حال میں آپؐ کا حکم سنیں گے اور بجالائیں گے گو ہماری حق تلفی ہو (ہم محروم کئے جائیں اور دوسروں کو عہدے اور خدمات ملیں) آپؐ نے یہ بھی اقرار لیا کہ جو شخص حاکم بن جائے ہم اس سے جھگڑا نہ کریں۔البتہ جب تم علانیہ اس کو کفر کرتے دیکھو تو اللہ کے پاس تم کو دلیل مل جائے گی۔

(8)

حَـدَّثَـنـا مُـحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَناشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقالَ: يارَسُولَ اللهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِى، قالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِى اَثَرَةً فاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِى.

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے کہ ایک شخص (خود اسید) آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ آپؐ نے فلاں شخص (عمرو بن عاص) کو حاکم بنا دیا اور مجھ کو حکومت نہیں دی۔ آپؐ نے فرمایا "تم (انصاری لوگ) میرے بعد اپنی حق تلفیاں دیکھو گے۔ تو قیامت (کے دن) مجھ سے ملنے تک صبر کئے رہنا۔"

بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلاكُ أُمَّتِى عَلَى يَدَىْ أُغَيْلَمَةٍ سُفَهَاءَ.

باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا۔ چند بے وقوف نوجوان لڑکوں کی حکومت سے میری امت کی تباہی آئے گی۔

(9)

حَـدَّثَنا مُوسَى بْنُ إِسْماعِيلَ حَدَّثَنا عَمْرُوبْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ ابْنِ عَمْرِوبْنِ سَعِيدٍ قالَ أَخْبَرَنِى جَدِّى قالَ: كُـنْـتُ جـالِسـاً مَـعَ أَبِـى هُـرَيْـرَةَ فِـى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَدِينَةِ وَمَعَنا مَرْوانُ قالَ أَبُـوهُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: هَلَكَةُ أُمَّتِى عَلَى يَدَىْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللهِ عَـلَيْهِمْ غِلْمَةً فَقالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: لَوْشِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِى فُلانٍ وَ بَنِى فُلانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّى إِلَـى بَنِى مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ فَإذا رَآهُمْ غِلْمَانًا اَحْدَاثًا قالَ لَنا: عَسَى هَؤُلاءِ أَنْ يَكُونُوْ مِنْهُمْ، قُلْنا: أَنْتَ أَعْلَمُ.

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحیٰی بن سعید بن عمرو بن سعید نے کہا، مجھ سے میرے دادا (سعید) نے بیان کیا۔ میں مسجد نبوی میں مدینہ میں ابوھریرہؓ کے پاس بیٹھا تھا اور مروان بھی وہیں تھا۔ اتنے میں ابوھریرہؓ نے کہا میں نے پیغمبر صاحبؐ سے سنا جو سچے تھے، اور اللہ نے ان کو سچا کیا تھا۔ آپؐ فرماتے تھے "قریش کے چند نوجوان لڑکوں کے ہاتھ میری امت تباہ ہوگی۔" مروان نے کہا اللہ ان پر لعنت کرے نوجوان لڑکوں کے ہاتھ سے۔ ابوھریرہؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو ان کے نام بیان کر دوں۔ فلانے کے بیٹے، فلانے کے بیٹے۔ عمرو بن یحیٰی کہتے ہیں میں اپنے دادا کے ساتھ مروان کی اولاد کے پاس جایا کرتا جب وہ شام کے ملک میں حاکم بن گئے تھے۔ میرے دادا جب ان کم عمروں کو دیکھتے تو کہتے شاید یہ نوجوان لڑکے بھی اس حدیث میں داخل ہوں۔ ہم لوگ کہتے تم جانو۔

بابُ قَولِ النَّبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ.

آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا، ایک بلا سے جونزدیک آن پہنچی عرب کی خرابی ہونے والی ہے۔

(10)

حَدَّثَنا مالِكُ بْنُ إسماعِيلَ حَدَّثَنا ابْنُ عُيَيْنَةَ أنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ جَحْشٍ رَضِي اللهُ عَنْهُنَّ أنَّها قالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَ النَّومِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَاإلَهَ إلَّااللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِاقْتَرَبَ فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيانُ تِسْعِينَ أوْمِائَةً قِيلَ: أنُهْلَكُ وَفِيناالصَّالِحُونَ ؟ قالَ: نَعَمْ إذا كَثُرَالخَبَثُ.

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے (سفیان) بن عیینہ نے، انہوں نے زہری سے سنا، انہوں نے عروہ (بن زبیر) سے، انہوں نے زینب بنت اُم سلمہ سے، انہوں نے ام المومنین ام حبیبہؓ سے، انہوں نے ام المومنین زینبؓ بنت جحش رضی اللہ عنہن سے، انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت ﷺ سوتے سے جاگے آپ کا منہ (گھبراہٹ کی وجہ سے) سرخ تھا فرمانے لگے "لا الٰہ الا اللہ ایک بلا سے جونزدیک آن پہنچی عرب کی خرابی ہونے والی ہے۔ آج یاجوج اور ماجوج کے روک کی دیوار میں اتنا روزن ہوگیا۔ سفیان بن عیینہ نے نوّے یا سَو کا اشارہ کرکے بتلایا۔ ام المومنین زینبؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اچھے نیک لوگوں کے رہنے پر بھی ہم ہلاک ہوجائیں گے (خدا کا عذاب اترے گا) آپؐ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے گی۔"

(11)

حَدَّثَناأبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أخْبَرَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أخْبَرَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قالَ: أشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطامِ المَدِينَةِ فَقالَ: هَلْ تَرَوْنَ ما أرَى ؟ قالُوا: لا، قالَ فَإنِّي لَأرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ.

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا، کہا ہم سے (سفیان) بن عیینہ نے، انہوں نے زہری سے (انہوں نے محمود سے) دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے اور صحابہؓ سے پوچھا "جو میں دیکھتا ہوں وہ تم دیکھتے ہو" انہوں نے کہا نہیں یارسول اللہ ﷺ، آپؐ نے فرمایا "میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں ٹپک رہے ہیں۔"

بابُ ظُهُورِالفِتَنِ

باب فتنوں کا ظاہر ہونا

(12)

حَدَّثَناعَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ أخبَرَنا عَبْدُ الأعْلَى: حَدَّثَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: يَتَقارَبُ الزَّمانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ، قالُوا :يا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَّمَ هُوَ ؟ قالَ: الْقَتْلَ الْقَتْلَ، وَقالَ شُعَيْبٌ وَيُونُسُ وَ اللَّيْثُ وَ ابْنُ أخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ (بن عبدالاعلیٰ) نے کہا، ہم سے معمر نے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سعید بن مسیّب سے، انہوں نے ابوھریرہؓ سے، انہوں نے آنخضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا "زمانہ جلدی گذرنے لگے گا۔ اور نیک اعمال گھٹ جائیں گے (یا علم اٹھ جائے گا) اور بخیلی دلوں میں سما جائے گی اور فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے۔ اور ہرج بہت ہوگی۔" صحابہ نے کہا ہرج کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا "قتل، خونریزی۔" اس حدیث کو شعیب (بن ابی حمزہ) اور یونس اور لیث (بن سعد) اور زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم) نے زہری سے روایت کیا، انہوں نے حمید سے، انہوں نے ابوھریرہؓ سے، انہوں نے آنخضرت ﷺ سے۔

(13)

حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الأعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَأبِى مُوسَى فَقالا : قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إنَّ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ لَأيَّامًا يَنْزِلُ فِيها الجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهاالعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهاالهَرْجُ وَالهَرْجُ القَتْلُ۔

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے شقیق سے، انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوموسیٰ اشعریؓ کے ساتھ تھا دونوں نے کہا آنخضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے قریب کچھ پہلے ہی ایسے دن آئیں گے جن میں جہالت اُتر آئے گی اور (دین کا) علم اٹھ جائے گا اور ہرج یعنی خون ریزی بہت ہوگی۔

(14)

حَدَّثَنا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنا أبِى: حَدَّثَناالأعمَشُ: حَدَّثنا شَقِيقٌ قالَ جَلَسَ عَبْدُاللّٰهِ وَأبُومُوسَى

فَتَحَدَّثَافَقالَ أَبُو مُوسَى: قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيها العِلْمُ وَ يُنْزَلُ فِيها الجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيها الهَرْجُ وَالهَرْجُ القَتْلُ۔

ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے والد نے کہا، ہم سے اعمش نے کہا، ہم سے (ابووائل) شقیق (بن سلمہ) نے، انہوں نے کہا (میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں) ابوموسیٰؓ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے پھر وہی حدیث بیان کی جواوپر گزری۔ ہرج (حبشی زبان کا لفظ ہے اس) کا معنی خون ریزی ہے۔

(15)

حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنا جَرِيرٌعَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِى وائِلٍ قالَ: إِنِّى لَجالِسٌ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَ أَبِى مُوسَى فَقالَ أَبُو مُوسَى: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَ الهَرْجُ بِلِسانِ الحَبَشَةِ القَتْلُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابووائل سے، انہوں نے کہا میں عبداللہؓ اور ابوموسیٰؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابوموسیٰؓ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا پھر اس حدیث کی طرح بیان کیا۔ ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

(16)

حَدَّثَنامُحَمَّدٌ: حَدَّثَناغُنْدَرٌ: حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قالَ: بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الهَرْجِ يَزُولُ العِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيْهَا الْجَهْلُ قالَ أَبُو مُوسَى: وَالهَرْجُ القَتْلُ بِلِسانِ الحَبَشَةِ وقالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عاصِمٍ عَنْ أَبِى وائِلٍ عَنِ الأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قالَ لِعَبْدِاللّٰهِ تَعْلَمُ الأَيَّامَ الَّتِى ذَكَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الهَرْجِ نَحْوَهُ قالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مِنْ شِرارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْياءٌ۔

ہم سے محمد (بن بشار) نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا، ہم سے شعبہ (بن حجاج) نے، انہوں نے واصل (بن حیان) سے، انہوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے، انہوں نے عبداللہ (بن مسعودؓ) سے، ابووائل نے کہا میں سمجھتا ہوں عبداللہ بن مسعودؓ نے اس حدیث کو مرفوعًا بیان کیا کہ قیامت کے سامنے ہرج (خونریزی) کے دن آئیں گے (دین کا) علم مٹ جائے گا۔ ابوموسیٰؓ نے کہا ہرج حبشی زبان میں خونریزی کو کہتے ہیں اور ابوعوانہ (وضاع بن عبداللہ یشکری) نے عاصم سے روایت کی انہوں نے ابووائل سے، انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے، انہون نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا تم وہ دن جانتے ہو جن کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا خون ریزی کے دن ہوں گے۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے بدترین لوگ وہ ہوں گے

جو قیامت قائم ہوتے وقت زندہ ہوں گے۔

بابٌ لایَأْتِی زَمانٌ إلّا الَّذِی بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ.

باب ہر زمانہ کے بعد دوسرے زمانہ کا اس سے بدتر آنا۔

(17)

حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ: حَدَّثَنا سُفْیانُ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قالَ: أَتَیْنا أَنَسَ بْنَ مالِکٍ فَشَکَوْنَا إلَیْهِ ما نَلْقَی مِنَ الْحَجّاجِ فَقالَ: اصْبِرُوا فَإنَّهُ لا یأْتِی عَلَیْکُمْ زَمانٌ إلّا الَّذِی بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن یوسف (فریابی) نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان (ثوری) نے، انہوں نے زبیر بن عدی سے، انہوں نے کہا ہم انس بن مالکؓ کے پاس آئے۔ ہم نے ان سے حجاج بن یوسف (ظالم) کا شکوہ کیا جو جو مصیبتیں اس کی طرف سے ہم کو پہنچ رہی تھیں۔ انسؓ نے کہا صبر کرو اس کے بعد جو زمانہ آئے گا وہ اس سے بھی بدتر ہوگا اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے مل جاؤ گے میں نے یہ تمہارے پیغمبر ﷺ سے سنا ہے۔

(18)

حَدَّثَنا أبُو الیَمانِ: أخْبَرَنا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَحَدَّثَنا إسْماعِیلُ :حَدَّثَنِی أخِی عَنْ سُلَیْمانَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أبِی عَتِیقٍ عَنِ ابْنِ شِهابٍ عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الحارِثِ الفِراسِیَّةِ أنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قالَتْ: اسْتَیْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً فَزِعًا یَقُولُ: سُبْحانَ اللهِ ماذا أنْزَلَ اللهُ مِنَ الخَزائِنِ وَمَا أُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ مَنْ یُوقِظُ صَواحِبَ الحُجُراتِ یُرِیدُ أزْواجَهُ لِکَی یُصَلِّینَ رُبَّ کاسِیَةٍ فِی الدُّنْیا عارِیَةٍ فِی الآخِرَةِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے، دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے بھائی ابوالحمید نے، انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ہند بنت حارث فراسیہ سے۔ انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سوتے وقت ایک رات جاگے گھبرائے ہوئے، آپؐ فرما رہے تھے سبحان اللہ اس رات کو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خزانے اتارے (جو مسلمانوں کے ہاتھ آئے جیسے روم اور ایران کے خزانے) اور کیا کیا فتنے اور فسادات۔ اور حجرے والیوں (ازواج مطہرات) کو کون جگاتا ہے تاکہ (اٹھیں اور) تہجد پڑھیں، دیکھو بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں، لیکن آخرت میں ننگی (نیکیوں سے خالی) ہوں گی۔

بابُ قَولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنا السِّلاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا جو شخص ہم مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) نہیں ہے۔

(19)

حَدَّثَناعَبْدُاللهِ بْنُ يُوسُفَ أخْبَرَنامالِكٌ عَنْ نافِعٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی، انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(20)

حَدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاءِ حَدَّثَنا أبُوأُسامَةَ عَنْ بُرَيدٍ عَنْ أبِي بُرْدَةَ عَنْ أبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْناالسِّلاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ (حماد بن اسامہ) نے، انہوں نے برید سے، انہوں نے ابو بردہ سے، انہوں نے ابوموسیٰ (اشعریؓ) سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے (مسلمانوں میں سے) نہیں ہے۔

(21)

حَدَّثَنا مُحَمَّدٌ: أخْبَرَناعَبْدُ الرَّزّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أبا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: لا يُشِيرُ أحَدُكُمْ عَلَى أخِيهِ بِالسِّلاحِ فَإنَّهُ لا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے محمد (بن یحییٰ ذُہلی یا محمد بن رافع) نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ہمام سے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان پر ہتھیار نہ اٹھائے (گو کھیل ہی کے طور پر ہو) کیونکہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار چلوا دے اور مسلمان کو مار کر وہ دوزخ کے گڑھے میں جا گرے۔

(22)

حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنا سُفْيانُ قالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو يا أبامُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي المَسْجِدِ فَقالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أمْسِكْ بِنِصالِها قالَ: نَعَمْ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان (بن عیینہ) نے کہ میں نے عمرو (بن دینار) سے کہا ابو محمد (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) تم نے جابرؓ سے یہ حدیث سنی ہے وہ کہتے تھے مسجد میں ایک شخص (نام نامعلوم) تیر لے کر گزرا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی نوکیں تھام لے۔ عمرو نے کہا ہاں میں نے سنی ہے۔

(23)

حَدَّثَنا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينارٍ عَنْ جابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَها فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِها لا يَخْدِشُ مُسْلِمًا۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے جابرؓ سے کہ ایک شخص مسجد (نبوی) میں تیر لئے ہوئے گزرا اُن کی نوکیں کھلی ہوئی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ حکم دیا ان کے پھلوں کو تھام لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کے چبھ جائیں۔

(24)

حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاءِ: حَدَّثَنا أَبُو أُسامَةَ عَنْ بُرَيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: إذا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصالِهَا أَوْ قالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْها شَيْءٌ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے، انہوں نے برید سے، انہوں نے ابو بردہ سے، انہوں نے ابوموسیٰؓ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں تیر لے کر گزرے تو اس کی پیکان تھام لے یا یوں فرمایا اپنی ہتھیلی میں رکھ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو اس سے تکلیف پہنچے۔

بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقابَ بَعْضٍ۔

باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا۔

(25)

حَدَّثَنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنا الأَعْمَشُ: حَدَّثَنا شَقِيقٌ قالَ قالَ عَبْدُ اللهِ قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

ہم سے عمر بن حفص (بن غیاث نے) بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق (ابووائل بن سلمہ) نے کہ عبداللہ (بن

مسعودؓ) نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسلمان کو برا کہنا (گالی دینا) گناہ ہے، اور اس سے (بلا وجہ شرعی) لڑنا کفر ہے۔

(26)

حَدَّثَنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهالٍ: حَدَّثَنا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي واقِدُبْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاتَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقابَ بَعْضٍ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا، مجھ کو واقد بن معمر نے خبر دی۔ انہوں نے اپنے والد (محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے۔ دیکھو میرے بعد کہیں ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔

(27)

حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنا يَحيى حَدَّثَناقُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَناابْنُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَ عَنْ رَجُلٍ آخرَ هُوَ اَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقالَ: اَلا تَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هَذا ؟ قالُوا: اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ اَعْلَمُ قالَ حَتَّى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِاسْمِهِ ، فَقالَ: اَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟ قُلْنا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قالَ: اَيُّ بَلَدٍ هَذا ؟ اَلَيْسَتْ بِالبَلْدَةِالحَرامِ ؟ قُلْنا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قالَ فَإنَّ دِمَاءَ كُمْ وَ اَمْوالَكُمْ وَ اَعْراضَكُمْ وَ أَبْشارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذا فِي شَهْرِكُمْ هَذا فِي بَلَدِكُمْ هَذا، ألا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنا: نَعَمْ، قالَ: أللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغائِبَ فَإنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أوْعَى لَهُ فَكانَ كَذَلِكَ قالَ لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ حُرِّقَ ابْنُ الحَضْرَمِيِّ حِينَ حَرَّقَهُ جارِيَةُ بْنُ قُدامَةَ قالَ: أَشْرِفُوا عَلَى أَبِي بَكْرَةَ فَقالُوا: هَذا أَبُو بَكْرَةَ يَراكَ، قالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قالَ: لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ ما بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ ۔

ہم سے مسدّد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن (سعید قطان) نے کہا، ہم سے قرہ بن خالد نے کہا ، ہم سے محمد بن سیرین نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے، انہوں نے اپنے والد ابوبکرہؓ سے اور محمد بن سیرین نے اس حدیث کو اور ایک شخص (حمید بن عبدالرحمٰن) سے بھی سنا اور کہا وہ میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے افضل تھے۔ انہوں نے بھی ابوبکرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے (یوم النحر کو منٰی میں) خطبہ سنایا اور فرمانے لگے تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے۔ صحابہؓ نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ ابوبکرہ کہتے ہیں (آپؐ اتنی دیر خاموش رہے) کہ ہم سمجھے شاید آپؐ اس دن کا

کچھ اور نام رکھیں گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے،ہم لوگوں نے کہا بیشک یوم النحر ہے یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا اچھا یہ شہر کون سا شہر ہے کیا حرمت والا شہر (مکّہ) نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یا رسول اللہ حرمت والا شہر مکّہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: پھر دیکھو تمہاری جان، مال، عزت، آبرو، بدن کے چمڑے ایک دوسرے پر اس طرح سے حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں۔ سن لو میں نے اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا یا نہیں ہم نے کہا بیشک آپؐ نے پہنچا دیا۔ اس وقت آپؐ نے دعا کی یا اللہ گواہ رہیو اور فرمایا جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرا یہ کہنا ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔ اس لئے بھی ایسا ہوتا ہے کہ جس کو کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ اس بات کے سننے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھتا ہے۔ محمد بن سیرین نے کہا آپؐ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کہتے ہیں جب وہ دن آیا جس دن (عبداللہ بن عمرو) ابن حضرمی کو جاریہ بن قدامہ نے (ایک مکان میں گھیر کر) جلا دیا تو جاریہ نے اپنے لشکر والوں سے کہا ذرا ابوبکرہ کو تو جھانکو (وہ کس خیال میں ہیں) انہوں نے کہا یہ ابوبکرہ موجود ہیں تم کو دیکھ رہے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کہتے ہیں مجھ سے میری والدہ (ہالہ بنت غلیظ) نے کہا ابوبکرہ نے کہا اگر یہ لوگ (یعنی جاریہ کے لشکر والے) میرے گھر میں بھی گھس آئیں (اور مجھ کو مارنے لگیں) تو بھی ایک بانس کی چھڑی ان پر نہیں چلانے کا۔

(28)

حدَّثَنا أحْمَدُ بْنُ إشكابٍ حدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أبيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لا تَرْتَدُّوا بَعْدِى كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقابَ بَعْضٍ۔

ہم سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن فضیل نے، انہوں نے اپنے والد (فضیل بن غزوان) سے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر مرتد نہ بن جانا۔

(29)

حدَّثَناسُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعْتُ أبا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِوبْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قالَ قالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَداعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قالَ: لاتَرْجِعُوا بَعْدِى كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقابَ بَعْضٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب (زادی) نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ (بن حجاج) نے، انہوں نے علی بن مدرک سے کہا میں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے سنا، انہوں نے اپنے دادا جریر (بن عبداللہ بن بجلی) سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع میں مجھ سے فرمایا ذرا لوگوں کو تو خاموش کر۔ پھر فرمایا دیکھو میرے بعد ایسا نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ۔

بابٌ تَكُونُ فِتْنَةٌ القاعِدُ فِيها خَيرٌ مِنَ القائِمِ۔

باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا ایک ایسا فتنہ نمود ہوگا جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہوگا۔

(30)

حَدَّثَنامُحَمَّدُبْنُ عُبَيْدِاللهِ : حـدَّثَـناإبْراهِيمُ بْنُ سَعْدٍعَنْ أبِيهِ عَنْ أبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أبِى هُرَيْرَة قـالَ إبْـراهِيـمُ وَحدَّثَنِى صالِحُ بْنُ كَيْسانَ عَنِ ابْنِ شِهابٍ عَنْ سَعِيدِبْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أبِى هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُـولُ اللهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتكُونُ فِتَنٌ القاعِدُ فِيها خَيرٌ مِنَ القائِمِ وَالقائِمُ فِيها خَيْرٌمِنَ الماشِى وَالماشِى فِيها خَيْرٌ مِنَ السَّاعِى، مَنْ تَشَرَّفَ لَها تَسْتَشْرِفُهُ فَمَنْ وَجَدَ فِيها مَلْجَأً أوْ مَعاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ۔

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے ، انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم) سے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، ابراہیم بن سعد نے کہا اور مجھ سے صالح بن کیسان نے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سعید بن مسیّب سے، انہوں نے ابوھریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کئی فتنے ایسے ہوں گے جن میں بیٹھے رہنے والا شخص کھڑے رہنے والے سے، اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص دور سے ان کو جھانکے گا وہ اس کو بھی سمیٹ لیں گے۔ اس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ یا بچاؤ کا مقام مل سکے وہ اس میں پناہ پکڑ لے۔

(31)

حَـدَّثَـنـا أبُـو اليَمانِ: أخْبَرَنا شُعَيْبٌعَنِ الزُّهْرِىِّ: أخْبَرَنِى أبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أنَّ أبا هُرَيْرَةَقالَ قالَ رَسُـولُ اللهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ سَتكُونُ فِتَنٌ ، القاعِدُفِيها خَيرٌ مِنَ القائِمِ وَالقائِمُ خَيْرٌمِنَ الماشِى وَالماشِى فِيها خَيْرٌ مِنَ السَّاعِى، مَنْ تَشَرَّفَ لَها تَسْتَشْرِفُهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أوْ مَعاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے، انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابو ہریرةؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کئی ایسے فتنے ہوں گے جن میں بیٹھ رہنے والا کھڑا رہنے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے، اور چلنے والا دوڑنے والے سے۔ جو شخص ان (فتنوں) کو جھانکے گا وہ ان میں مبتلا ہو جائے گا (ایسے وقت میں) جو شخص پناہ کی جگہ پائے وہاں پناہ پکڑے۔

بابٌ إذاالتَقَى المُسْلِمانِ بِسَيْفَيْهِما

باب جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں

(32)

حَـدَّثَـنـا عَبْـدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ: حَدَّثَنا حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ الحَسَنِ قالَ: خَرَجْتُ بِسَلاحِى

لَيالِيَ الفِتنَةِ فاستَقبَلَنِي أبُوبَكْرَةَ فقالَ: أيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ: أُرِيدُ نُصرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إذاتَواجَهَ المُسْلِمانِ بِسَيْفَيْهِما:فَكِلاهُما مِنْ أهْلِ النَّارِ قِيلَ فَهَذا القاتِلُ فَما بالُ المَقْتُولِ؟ قالَ: إنَّهُ أرادَ قَتْلَ صاحِبِهِ قالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ هَذا الحَدِيثَ لِأيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأنا أُرِيدُ أنْ يُحَدِّثانِي بِهِ فَقالا: إنَّما رَوَى هَذا الحَدِيثَ الحَسَنُ عَنِ الأحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أبِي بَكْرَةَ.

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد (بن زید) نے، انہوں نے ایک شخص (جس کا نام نہیں لیا) سے، انہوں نے امام حسن (بصری) سے، انہوں نے کہا میں فتنے کے زمانہ (یعنی جنگ صفین و جنگ جمل) میں اپنے ہتھیار لگا کر نکلا رستے میں ابوبکرہ (صحابی) ملے انہوں نے پوچھا، کہاں جاتے ہو میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی (یعنی حضرت علیؓ کی مدد کو جاتا ہوں ابوبکرہ نے کہا (لوٹ جا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں تو دوزخی ہوں گے لوگوں نے پوچھا خیر جو کوئی قاتل ہوگا وہ تو دوزخی ہوگا۔ مگر جو مارا گیا (یعنی مقتول) وہ کیوں دوزخی ہونے لگا آپ نے فرمایا نہیں وہ بھی دوزخی ہے وہ اپنے ساتھی کو مار ڈالنے کی نیت کر چکا تھا حماد بن زید کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے بیان کی۔ میرا مطلب یہ تھا وہ دونوں یہ حدیث مجھ سے بیان کریں انہوں نے کہا اس حدیث کو حسن (بصری) نے احنف بن قیس سے روایت کیا، انہوں نے ابوبکرہؓ سے۔

(33)

حَدَّثَنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنا حَمَّادٌ بِهَذا وَقالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنا أيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيادٍ عَنِ الحَسَنِ عَنِ الأحْنَفِ عَنْ أبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَواهُ مَعْمَرٌ عَنْ أيُّوبَ وَ رَواهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِالعَزِيزِ عَنْ أبِيهِ عَنْ أبِي بَكْرَةَ وَقالَ غُنْدَرٌ: حَدَّثنا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِراشٍ عَنِ أبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيانُ عَنْ مَنْصُورٍ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے، پھر یہی حدیث نقل کی اور مؤمّل (بن ہشام) نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب اور یونس اور ہشام اور معلّٰی بن زیاد نے، انہوں نے حسن (بصری) سے، انہوں نے احنف (بن قیس) سے، انہوں نے ابوبکرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اور معمر نے بھی اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا اور بکار بن عبدالعزیز نے اس کو اپنے باپ سے، انہوں نے ابوبکرہؓ سے روایت کیا (اس کو طبرانی نے وصل کیا) اور غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے، انہوں نے ابوبکرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (پھر ایسی ہی حدیث نقل کی اور سفیان ثوری نے بھی اس حدیث کو منصور بن معتمر سے روایت کیا پر یہ روایت مرفوع نہیں ہے۔

بابٌ كَيْفَ الأمْرُ إذا لَمْ تَكُنْ جَماعَةٌ.

باب جب کسی شخص کی امامت پر اتفاق نہ ہو تو لوگ کیا کریں۔

(34)

حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى حَدَّثَنا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنا ابْنُ جابِرٍ: حَدَّثَنِي بُسْرُبْنُ عُبَيْدِ اللّهِ الحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاإِدْرِيسَ الخَوْلانِيَّ أَنَّه سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمانِ يَقُولُ: كانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ وَكُنْتُ أَسأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ: يا رَسُولَ اللّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجاءَ نا اللّهُ بِهٰذا الخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قالَ: نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ، قُلْتُ وَما دَخَنُهُ؟ قالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيٍ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ، قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قالَ: نَعَمْ، دُعاةٌ عَلَى أَبْوابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجابَهُمْ إِلَيْها قَذَفُوهُ فِيها، قُلْتُ: يا رَسُولَ اللّهِ صِفْهُمْ لَنا، قالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنا قُلْتُ فَما تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِکَ قالَ تَلْزَمُ جَماعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمامَهُمْ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَماعَةٌ وَلا إِمامٌ قالَ: فاعْتَزِلْ تِلْکَ الفِرَقَ كُلَّها وَلَوْأَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَکَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِکَ.

ہم سے محمد بن مثنٰی نے بیان کیا، کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا، ہم سے (عبدالرحمٰن بن یزید) بن جابر نے کہا، مجھ سے بسر بن عبیداللہ حضرمی نے بیان کیا، انہوں نے ابوادریس خولانی سے سنا، انہوں نے حذیفہ بن یمان سے، انہوں نے کہا لوگ تو آنحضرت ﷺ سے بھلی باتوں سے پوچھا کرتے اور میں برائی (فتنے اور فساد) کو پوچھا کرتا اس ڈر سے کہیں اس میں گرفتار نہ ہو جاؤں (ایک دن) میں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ جاہلیت اور خرابی میں گرفتار تھے پھر اللہ تعالیٰ یہ بھلائی ہم پر لے کر آیا (اسلام کی توفیق دی) اب اس بھلائی کے بعد کیا پھر برائی پیدا ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا، پھر اس برائی کے بعد بھلائی ہوگی آپؐ نے فرمایا ہاں۔ مگر اس میں دھواں گا۔ میں نے عرض کیا دھواں کیا بات۔ آپؐ نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو (پورا پورا) میری سنت پر نہیں چلنے کے ان کی کوئی کوئی بات اچھی ہوگی۔ کوئی کوئی بُری خلاف شرع۔ میں نے پوچھا پھر اس بھلائی کے بعد برائی ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اس وقت دوزخ کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے جو کوئی ان کی بات مانے گا بس اس کو دوزخ میں جھونک دیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کی صفت تو بیان فرمائیے (تا کہ ہم ان کو پہچان لیں) آپؐ نے فرمایا یہ لوگ (بظاہر) تو ہماری جماعت (یعنی مسلمانوں میں سے ہوں گے ہماری ہی زبان بولیں گے (عربی، فارسی، اردو) میں نے کہا یا رسول اللہ اگر میں یہ زمانہ پاؤں تو کیا کروں آپؐ نے فرمایا ایسا کر کہ مسلمانوں کی جماعت اور امام کے ساتھ رہ میں نے کہا اگر اس وقت جماعت نہ ہو نہ امام ہو فرمایا تو پھر ایسا کر ان کل فرقوں سے الگ رہ (جنگل میں دور دراز چلا جا) اگر چہ وہاں (کچھ کھانے کو نہ ملے) ایک درخت کی جڑ مرنے تک چباتا رہے (تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے)

بابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوادَ الفِتَنِ وَالظُّلْمِ.

باب مفسدوں اور ظالموں کی جماعت بڑھانا منع ہے،

(35)

حَـدَّثَـنا عَبْدُاللّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قالا حَدَّثَنا أبُو الأسْوَدِ ح وَقالَ اللَّيْثُ عَنْ أبِى الأسْوَدِ قالَ قُـطِـعَ عَـلَـى أهْلِ المَدِينَةِ بَعْثٌ فاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأخْبَرْتُهُ فَنَهانِى أشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قالَ: أخْبَرَنِى ابْـنُ عَبَّـاسٍ أنَّ أُنـا سًـا مِـنَ الـمُسْلِمِينَ كانُوا مَعَ المُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوادَالمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللّهِ صَـلَّـى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِى السَّهْمُ فَيُرْمَى فَيُصِيبُ أحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أوْيَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ فَأنْزَلَ اللّهُ تعالَى. إنَّ الَّذِينَ تَوَفَّا هُمُ المَلائِكَةُ ظالِمِى أنْفُسِهِمْ.

ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا، کہا ہم سے حیوہ (بن شریح) وغیرہ نے کہا ہم سے ابوالاسود (محمد بن عبدالرحمٰن اسدی) نے، دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا، ابوالاسود نے کہا مدینہ والوں کو بھی ایک فوج بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ میرا بھی نام اس فوج میں لکھا گیا۔ پھر میں عکرمہ سے ملا اُن سے بیان کیا تو انہوں نے مجھ کو اس فوج میں شریک ہونے سے سخت منع کیا۔ اور کہنے لگے مجھ سے ابن عباسؓ نے بیان کیا مشرکوں کے ساتھ کچھ مسلمان بھی آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ان کی جماعت بڑھانے کے لئے نکلتے پھر (مسلمانوں کی طرف سے) تیر آکر ان کو لگتا یا تلوار کی ضرب پڑتی وہ مارے جاتے ان کی شان میں اللہ تعالیٰ نے (سورۃ النساء کی) یہ آیت اتاری جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے ہیں اور وہ گنہگار ہیں یعنی مکمل آیت۔

بابٌ إذا بَقِيَ فِي حُثالَةٍ مِنَ النَّاسِ.

باب اگر خراب لوگوں میں (کوڑا کرکٹ میں) کوئی مسلمان رہ جائے تو کیا کرے،

(36)

حَـدَّثَـنـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ كَثِيرٍ أخْبَرَنا سُفْيانُ: حَدَّثَنا الأعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنا حُذَيْفَةُ قالَ حَدَّثَنا رَسُـولُ الـلّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأيْتُ أحَدَ هُما وَأنَا أنْتَظِرُ الآخَرَ، حَدَّثَنا أنَّ الْاَمانَةَ نَزَلَتْ فِي جَـذْرِقُلُوبِ الرِّجالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ القُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا، قالَ يَنامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُـقْبَـضُ الأمَـانَـةُ مِـنْ قَـلْبِـهِ فَيَـظَـلُّ أثَـرُهـا مِثْـلَ أثَـرِالوَكْتِ ثُمَّ يَنامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيها أثَرُها مِثْلَ أثَـرِالمَجْلِ كَجَمْرٍدَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَراهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبايَعُونَ فَلا يَكَادُ أحَدٌ يؤَدِّى الأمانَةَ فَيُقالُ: إنَّ فِي بَنِى فُلانٍ رَجُلاً أمِينًا وَيُقالُ لِلرَّجُلِ ما أعْقَلَهُ وَما أظْرَفَهُ وَما أجْلَدَهُ وَما فِي قَلْبِهِ مِثْقالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إيمانٍ وَلَقَدْ أتَى عَلَيَّ زَمانٌ وَلا أُبالِى أيُّكُمْ بايَعْتُ لَئِنْ كانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الإسْلامُ وَإنْ كانَ نَصْرانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ ساعِيهِ وَأمَّا اليَوْمَ فَما كُنْتُ أُبايِعُ إلَّا فُلانًا وَ فُلانًا.

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہ ہم کو سفیان (ثوری) نے خبر دی۔ کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، انہوں نے زید بن وہب سے، کہا ہم سے حذیفہؓ نے کہا ہم سے آنحضرت ﷺ نے دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک کا تو ظہور میں دیکھ چکا ہوں دوسری کے ظہور کا انتظار کر رہا ہوں، آپؐ نے فرمایا ایمانداری آدمیوں کے دلوں کی جڑ پر اتاری (یعنی پیدائش سے دلوں میں ایمان ہوتا ہے) پھر انہوں نے قرآن سیکھا حدیث سیکھی (تو اس ایمانداری کو اور زور ہو گیا) اور آنحضرتؐ نے ہم سے اس ایمانداری کے اڑ جانے کا حال بیان کیا آپؐ نے فرمایا ایسا ہو گا ایک آدمی سو جائے گا پھر ایمانداری اس کے دل سے اٹھائی جائے گی اس کا نشان ایک کالے داغ کی طرح رہ جائے گا پھر جو سوئے گا تو (رہی سہی) ایمانداری اٹھائی جائے گی اب اس کا ایک ہلکا نشان آبلہ کے نشان کی طرح رہ جائے گا جیسے تو ایک انگارہ اپنے پاؤں پر پھرائے اور ایک آبلہ پھول آئے وہ پھولا دکھائی دیتا ہے مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا اور (قیامت کے قریب) ایسا ہو گا لوگ خرید و فروخت کریں گے ان میں ایماندار نہیں ہونے کا۔ یہاں تک کہ لوگ کہیں گے فلاں قوم یا خاندان میں ایک شخص ایمان دار ہے (اتنی ایمان داروں کی قلت ہو گی) اور کسی شخص کی نسبت یوں کہا جائے گا کیا عقل مند عمدہ بہادر آدمی ہے لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہ ہو گا۔ حذیفہ کہتے ہیں مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزر چکا ہے جب مجھ کو کچھ پرواہ نہ ہوتی تھی میں جس سے چاہوں خرید و فروخت (معاملہ) کروں۔ اگر میں جس سے معاملہ کرتا وہ مسلمان ہوتا تب تو اس کا اسلام اس کو مجبور کرتا وہ بے ایمانی نہ کر سکتا اگر نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم لوگ اس کو دباتے ایمانداری پر مجبور کرتے مگر آج کے دن (اس زمانہ میں) تو میں کسی سے معاملہ خرید و فروخت نہیں کرتا مگر فلاں فلاں آدمیوں سے۔

بابُ التَّعَرُّبِ فِي الفِتْنَةِ.

باب فتنے فساد کے وقت جنگل میں جا رہنا۔

(37)

حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنا حاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجّاجِ فَقالَ: يا ابْنَ الأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَّ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قالَ: لا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي البَدْوِ وَعَنْ يَزِيدَ بْنَ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الاكْوَعِ إِلَى الرَّبْذَةِ وَتَزَوَّجَ هُناكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِها حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيالٍ فَنَزَلَ المَدِينَةَ.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم (بن اسمٰعیل) نے، انہوں نے یزید بن ابی عبید سے، انہوں نے سلمہ بن اکوع سے وہ حجاج بن یوسف (ظالم) کے پاس گئے تو حجاج کہنے لگا اکوع کے بیٹے تو (اسلام سے) ایڑیوں کے بل پھر گیا پھر جنگلی بن گیا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا میں اسلام سے نہیں پھرا بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو خاص اجازت دی جنگل میں رہنے کی اور یزید بن ابی عبید سے مروی ہے جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو سلمہ بن اکوع مدینہ سے نکل کر جا کر ربذہ میں رہے اور وہاں ایک عورت سے نکاح کیا اس سے اولاد بھی پیدا ہوئی سلمہ بن اکوع عمر بھر وہیں رہے مرنے سے چند راتیں پہلے مدینہ آ گئے (اور وہیں ان کا انتقال ہوا)

حَدَّثَنا عَبْدُاللّهِ بْنُ يُوسُفَ أخْبَرَنا مالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِاللّهِ بْنِ أبِى صَعْصَعَةَ عَنْ أبِيهِ عَنْ أبِى سَعِيدٍ الخُدْرِىِّ أنَّهُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أنْ يَكُونَ خَيْرَ مالِ المُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِها شَعَفَ الْجِبالِ وَمَواقِعَ القَطْرِيَفِرُّبِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے بیان کیا، کہا ہم سے (امام) مالکؒ نے خبر دی، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کے لئے بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر چلا جائے اپنا دین فتنوں سے بچانے کو بھاگتا پھرے۔

بابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الفِتَنِ.

باب فتنوں سے پناہ مانگنا۔

(39)

حَدَّثَنا مُعاذُ بْنُ فَضالَةَ حَدَّثَنا هِشامٌ عَنْ قَتادَةَ عَنْ أنَسٍ قالَ: سَألُوا النَّبِىَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَحْفَوْهُ بِالمَسْئَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذاتَ يَوْمٍ المِنْبَرَفَقالَ: لاتَسْألُونِى عَنْ شَىْءٍ إلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أنْظُرُيَمِينًا وَ شِمَالاً فَإذا كُلُّ رَجُلٍ رَأسُهُ فِى ثَوْبِهِ يَبْكِى فَانْشَارَجُلٌ كانَ إذا لاحَى يُدْعَى إلَى غَيْرِأبِيهِ فَقالَ: يانَبِىَّ اللّهِ مَنْ أبِى؟ فَقالَ: أبُوكَ حُذَافَةُ، ثُمَّ أنْشَأ عُمَرُ فَقالَ: رَضِيْنَا بِاللّهِ رَبًّاوَ بِالإسْلامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً، نَعُوذُ بِاللّهِ مِنْ سُوءِ الفِتَنِ، فَقالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَارَأيْتُ فِى الخَيْرِ وَالشَّرِّكَالْيَوْمِ قَطُّ، إنَّهُ صُوِّرَتْ لِىَ الجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأيْتُهُمَا دُونَ الحَائِطِ قَالَ قَتَادَةُ: يُذْكَرُهَذا الحَدِيثُ عِنْدَ هَذِهِ لآيَةِ: يا أيُّها الَّذِينَ آمَنُوالا تَسْألُوا عَنْ أشْياءَ إنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ، وَقالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِىُّ حَدَّثَنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنا قَتادَةُ أنَّ أنَسًا حَدَّثَهُمْ أنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقالَ كُلُّ رَجُلٍ لا فًّا رَأْسَهُ فِى ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقالَ عَائِذًا بِاللّهِ مِنْ سُوءِ الفِتَنِ اَوْ قالَ أعُوذُ بِاللّهِ مِنْ سُوءِ الفِتَنِ أوْقالَ أعُوذُ بِاللّهِ مِنْ سُوءِ الفِتَنِ وَقالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنِ أبِيهِ عَنْ قَتادَةَ أنَّ أنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذا وَقالَ عائِذًا بِاللّهِ مِنْ شَرِّالفِتَنِ.

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام (دستوائی) نے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انسؓ سے، لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے سوالات

شروع کئے یہاں تک کہ آپ ؐ کوتنگ کرڈالا۔اس وقت آپ ؐمنبر پر چڑھے اور فرمایا لوگوتم مجھ سے جو بات (غیب کی) پوچھووہ میں بیان کروں گا انسؓ کہتے ہیں۔میں نے داہنے اور بائیں طرف جودیکھا ہر شخص کو کپڑا لپیٹے روتا ہوا پایا (وہ ڈر گئے کہیں آپ ؐ کے غصے کی وجہ سے عذاب نہ اترے) اتنے میں ایک شخص جس کولوگ اس کے باپ کے سوا ایک اور کا بیٹا کہا کرتے تھے۔اس نے پوچھا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ ؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے اس کے بعد حضرت عمرؓ اٹھے اور کہنے لگے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے پیغمبر ہونے پر (دل سے) راضی اور خوش ہیں اور فتنوں کی خرابی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔میں نے آج کے دن کی طرح کوئی اچھی اور بری چیز نہیں دیکھی (اچھی تو بہشت اور بری دوزخ) بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویر مجھ کو دکھائی گئی میں نے دونوں کو اس دیوار یعنی محراب کی دیوار کے ادھر ہی دیکھ لیا قتادہ نے کہا یہ حدیث اس آیت کے ساتھ بیان کی جاتی ہے (جو سورۃ مائدہ میں ہے (یاایہاالذین آمنوالا تسالواعن اشیاءان تبدلکم تسؤکم) اور عباس (بن ولید) نرسی نے کہا (اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا) ہم سے یزید بن ذریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے انسؓ نے یہی حدیث بیان کی (جو اوپر گذری) انسؓ نے کہا ہر شخص کپڑے میں اپنا سر لپیٹے ہوئے رورہا تھا اور فتنے سے اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا یایوں کہہ رہا تھا اعوذ باللہ من سوءالفتن۔امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ اور معتمر بن سلیمان نے انہوں نے معتمر کے والد (سلیمان بن طرخان) سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انسؓ نے بیان کیا پھر یہی حدیث آنحضرت ﷺ سے نقل کی اس میں یوں ہے عائذا باللہ من شرالفتن (یعنی بجائے سوء کے شر کا لفظ ہے)۔

بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ المَشْرِقِ.

آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ فتنہ پورب کی طرف سے آئے گا۔

(40)

حَدَّثَنِي عَبْدُاللّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنا هِشامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قامَ إِلَى جَنْبِ المِنبَرِ فَقالَ: الفِتْنَةُ هَهُنا الفِتْنَةُ هَهُنا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطانِ أَوْقالَ قَرْنُ الشَّمْسِ.

مجھ سے عبداللہ بن (محمد مسندی) نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف (صنعانی) نے،انہوں نے معمر (بن راشد) سے،انہوں نے زہری سے،انہوں نے سالم سے،انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے،انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ منبر کے پاس (یا منبر پر۔ترمذی) کھڑے ہوئے اور فرمایا دیکھو فتنہ ادھر سے آئے گا۔ادھر سے (پُورب کی طرف اشارہ کیا) (مسلم) جہاں سے شیطان کی چوٹی نکلتی ہے یا سورج کا سرا نمودار ہوتا ہے۔

(41)

حَـدَّثـنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنا لَيْثُ عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ المَشْرِقَ يَقُولُ أَلا إِنَّ الفِتْنَةَ هَهُنا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطانِ.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث (بن سعد) نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپؐ پورب کی طرف منہ کیئے ہوئے تھے فرماتے تھے فتنہ ادھر سے نمودار ہوگا۔ ادھر سے جہاں سے شیطان کی چوٹی نکلتی ہے۔

(42)

حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَن نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ ذَكَرَ النَّبِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بارِكْ لَنا فِي شامِنا اللَّهُمَّ بارِكْ لَنا فِي يَمَنِنا، قالُوا وَفِي نَجْدِنا قالَ اللَّهُمَّ بارِكْ لَنا فِي شامِنا اللَّهُمَّ بارِكْ لَنا فِي يَمَنِنا، قالُوا: يا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قالَ فِي الثَّالِثَةِ هُناكَ الزَّلازِلُ وَالفِتَنُ وَبِها يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطانِ.

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ازہر بن سعد نے، انہوں نے عبداللہ بن عون سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، انہوں نے ذکر کیا کہ آنحضرت ﷺ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ہمارے شام کے ملک میں برکت دے یا اللہ ہمارے یمن کے ملک میں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ بھی فرمائیے ہمارے نجد کے ملک میں آپؐ نے پھر یہی دعا کی یا اللہ ہمارے شام کے ملک میں برکت دے۔ یا اللہ ہمارے یمن کے ملک میں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ بھی فرمائیے ہمارے نجد کے ملک میں۔ میں سمجھتا ہوں تیسری بار جب صحابہؓ نے یہ عرض کیا (کہ نجد کے لئے بھی دعا فرمائیے) تو آپؐ نے فرمایا وہیں تو زلزلے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے۔ وہیں سے شیطان کی چوٹی نمودار ہوگی۔

(43)

حَدَّثَنا إِسْحاقُ الواسِطِيُّ: حَدَّثَنا خالِدٌ عَنْ بَيانٍ عَنْ وَبْرَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ: خَرَجَ عَلَينا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنا أَنْ يُحَدِّثَنا حَدِيثًا حَسَنًا قالَ: فَبا دَرَنا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقالَ يَا أَبا عَبْدِالرَّحْمنِ حَدِّثْنَا عَنِ القِتالِ فِي الفِتْنَةِ وَاللّٰهُ يَقُولُ وَقاتِلُوهُمْ حَتَّى لا تَكُونَ فِتْنَةٌ. فَقالَ: هَلْ تَدْرِى ما الفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ إِنَّما كانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقاتِلُ المُشْرِكِينَ وَكانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتالِكُمْ عَلَى المُلْكِ.

ہم سے اسحاق (بن شاہین) واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد (بن عبداللہ طحان) نے، انہوں نے بیان (بن بشر) سے، انہوں نے وبرہ بن عبدالرحمان سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن عبداللہ بن عمرؓ ہم لوگوں پر برآمد ہوئے ہم کو امید ہوئی کہ وہ کوئی اچھی حدیث بیان کریں گے اتنے میں ایک شخص (حکیم) نے ان سے جلدی کر کے پوچھا۔ ابوعبدالرحمٰن فتنے میں لڑنا کیسا ہے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے ان سے لڑو تا کہ فتنہ نہ رہے (تو فتنے میں لڑنا بہتر ٹھہرا) انہوں نے کہا ارے تو جانتا ہے فتنہ کس کو کہتے ہیں (خدا کرے تو مرے) تیری ماں تجھ کو روئے۔ آنحضرت ﷺ فتنہ رفع کرنے کے

لئے مشرکوں سے لڑتے تھے شرک میں پڑنا یہ فتنہ ہے کیا آنحضرت ﷺ کی لڑائی تم لوگوں کی بادشاہت حاصل کرنے کے لئے تھی۔

بـابُ الفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ وَقالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلَفِ ابْنِ حَوْشَبٍ كانُوا يَسْتَحِبُّونَ أنْ يَتَمَثَّلُوا بِهَذِهِ الأبْياتِ عِنْدَالفِتَنِ قالَ إمْرَؤُالقَيْسِ.

الْحَرْبُ أوَّلُ ماتَكُونُ فَتِيَّةٌ

تَسْعَى بِزِينَتِها لِكُلِّ جَهُولِ

حَتَّى إذا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرامُها

وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذاتِ حَلِيلِ

شَمْطاءُ يُنْكَرُ لَوْنُها وَتَغَيَّرَتْ

مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ.

باب اس فتنے کا بیان جو سمندر کی طرح موجیں مار کر امنڈ آئے گا۔

سفیان بن عیینہ نے خلف بن حوشب سے روایت کیا۔ اگلے لوگ فتنے کے وقت امرالقیس شاعر کی یہ بیتیں پڑھنا پسند کرتے تھے (بعضوں نے کہا یہ بیتیں عمرو بن معدیکرب کی ہیں۔

ابتداء میں ایک جوان عورت کی صورت ہے یہ جنگ

دیکھ کر نادان اسے ہوتے ہیں عاشق اور دنگ!

جب کہ بھڑکے شعلے اس کے پھیل جائیں ہر طرف

تب وہ ہو جاتی ہے بوڑھی اور بدل جاتا ہے رنگ!

ایسی بدصورت کو رکھے کون چونڈا ہے سپید

سونگھنے اور چومنے سے اس کے سب ہوتے ہیں تنگ!

(44)

حَدَّثَنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِياثٍ: حَدَّثَنا أبي: حَدَّثَنا الأعْمَشُ حَدَّثَنا شَقِيقٌ سَمِعْتُ حُذَيفَةَ يَقُولُ: بَيْنا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَعُمَرَإذْ قالَ أيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ قالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أهْلِهِ وَمالِهِ وَوَلَدِهِ وَ جارِهِ يُكَفِّرُها الصَّلاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالأمْرُ بِالمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ قالَ: لَيْسَ

عَنْ هَذا أسْئَلُکَ وَلَكِنِ الَّتِى تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ قالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْها بَأْسٌ يا أمِيرَالمُؤْمِنِينَ إنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَها بابًا مُغْلَقًا قالَ عُمَرُ أيُكْسَرُالبابُ أمْ يُفْتَحُ؟ قالَ: بَلْ يُكْسَرُ قالَ عُمَرُ: إذًا لايُغْلَقُ أبَدًا، قُلْتُ: أجَلْ، قُلْنا لِحُذَيفَةَ أكانَ عُمَرُ يَعْلَمُ البابَ؟ قالَ: نَعَمْ كَما أعْلَمُ أنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِکَ أنِّى حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالأغالِيطِ فَهِبْنا أنْ نَسْألَهُ مَنِ البابُ؟ فَأمَرْنا مَسْرُوقًا فَسَألَهُ فَقالَ: مَنِ البابُ؟ قالَ عُمَرُ.

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا، ہم سے اعمش نے کہا، ہم سے شفیق نے کہا میں نے حذیفہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار ایسا ہوا ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے پوچھا فتنے کے باب میں آنحضرت ﷺ کی حدیث تم میں سے کس کو یاد ہے حذیفہ نے کہا اس فتنے کے باب میں جو آدمی کو اس کے گھر بار مال اولاد اور پڑوس میں پیدا ہوا کرتا ہے (ان کی محبت میں خدا کو بھول جاتا ہے) ایسے فتنے کا کفارہ نماز ہے اور صدقہ اور امر بالمعروف (اچھی بات کا حکم کرنا) نہی عن المنکر (بری بات سے منع کرنا) حضرت عمرؓ نے کہا میں یہ (چھوٹے چھوٹے) فتنے نہیں پوچھتا اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی طرح امنڈ آئے گا۔ حذیفہ نے کہا اس فتنے سے آپ کو کچھ ڈر نہیں امیر المومنین آپ اور اس فتنے کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا بھلا یہ دروازہ توڑ ڈالا جائے گا یا کھولا جائے گا حذیفہ نے کہا توڑ ڈالا جائے گا حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو وہ دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ حذیفہ نے کہا جی ہاں شقیق کہتے ہیں ہم نے حذیفہ سے پوچھا کیا حضرت عمرؓ اس دروازے کو جانتے تھے انہوں نے کہا ایسا یقین کے ساتھ جانتے تھے جیسے یہ بات کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ان کو ایک حدیث بیان کی تھی جو کچھ اٹکل بچو بات نہ تھی۔ شقیق کہتے ہیں کہ ہم حذیفہ سے یہ پوچھنے میں ڈرے کہ وہ کون تھا۔ ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو انہوں نے پوچھا۔ حذیفہ نے کہا وہ دروازہ خود حضرت عمرؓ تھے۔

(45)

حَدَّثَنا سَعِيدُ بْنُ أبِي مَرْيَمَ أخْبَرَنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيَّبِ عَنْ أبِي مُوْسَى الأشْعَرِيِّ قالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إلَى حائِطٍ مِنْ حَوائِطِ المَدِينَةِ لِحاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي أثَرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الحائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بابِهِ وَقُلْتُ لَأكُونَنَّ اليَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِى فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ البِئْرِفَكَشَفَ عَنْ ساقَيْهِ وَدَلَّا هُما فِي البِئْرِفَجاءَ أبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَما أنْتَ حَتَّى أسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يا نَبِيَّ اللّٰهِ أبُوبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، قالَ: ائْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالجَنَّةِ فَجاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ ساقَيْهِ وَدَلَّا هُما فِي البِئْرِ فَجاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَماأنْتَ حَتَّى أسْتَأْذِنَ لَكَ فَقالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالجَنَّةِ فَجاءَ

عَنْ يَسارِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَكَشُفَ عَنْ ساقَيهِ فَدَلَّا هُما فِي البِئْرِفامْتَلأَالقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جاءَ عُثْمانُ فَقُلْتُ: كَما أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالجَنَّةِ مَعَها بَلاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْمَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جاءَ مُقابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ البِئْرِفَكَشَفَ عَنْ ساقَيهِ ثُمَّ دَلَّاهُما فِي البِئْرِفَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَخًالِي وَأَدْعُواللّهَ أَنْ يَأْتِيَ. قالَ ابْنُ المُسَيَّبِ فَتأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمانُ.

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی۔ انہوں نے شریک بن عبداللہ سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے، انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک روز آنحضرت ﷺ حاجت ضروری کے لئے مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے میں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے گیا آپؐ باغ کے اندر گھس گئے تو میں دروازے پر بیٹھ رہا میں نے کہا آج میں آپ کا دربان ہوں گا۔ گو آپؐ نے مجھ کو دربان بننے کا حکم نہیں دیا تھا خیر آنحضرت ﷺ نے باغ کے اندر جا کر حاجت سے فراغت کی اور وہاں سے آکر کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق آئے انہوں نے اندر جانے کی اجازت مانگی میں نے کہا ٹھہر جاؤ میں آنحضرت ﷺ سے اجازت لے لوں وہ ٹھہر گئے میں اندر گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکرؓ آئے ہیں اور آپؐ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں آپؐ نے کہا جا ان کو اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری بھی۔ خیر ابوبکرؓ اندر گئے اور آنحضرت ﷺ کی داہنی طرف بیٹھے انہوں نے بھی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ اتنے میں حضرت عمرؓ آئے میں نے کہا ٹھہرو میں آنحضرت ﷺ سے اجازت لے لوں (اور میں نے اندر جا کر آپؐ سے عرض کیا) آپؐ نے فرمایا ان کو بھی اجازت دے اور بہشت کی خوشخبری۔ خیر وہ بھی آئے اور اسی کنویں کی منڈیر پر آنحضرت ﷺ سے بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں اب مینڈ بھر گئی اس پر بیٹھنے کی جگہ نہیں رہی اتنے میں حضرت عثمانؓ آئے میں نے کہا ٹھہرو میں آنحضرت ﷺ سے اجازت لے لوں (اور اندر جا کر میں نے عرض کیا آپؐ نے فرمایا ان کو بھی اجازت دے اور خوشخبری بھی سنا۔ مگر ایک بلا کے ساتھ جو (دنیا میں) ان پر آئے گی۔ پھر وہ بھی اندر گئے منڈیر پر تو بیٹھنے کی جگہ نہیں رہی تھی وہ دوسری طرف آنحضرت ﷺ کے سامنے جا کر بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ ابوموسیٰ شعریؓ کہتے ہیں اس وقت مجھ کو آرزو ہوئی کاش میرا بھائی (ابو بردہ یا ابورہم) بھی اس وقت آجاتا اور میں دعا کرنے لگا یا اللہ اس کو بھی بھیج دے۔ سعید بن مسیّب کہتے ہیں میں نے اس واقعے کی یہ تعبیر نکالی کہ آنحضرت ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبریں ایک ہی جگہ بنیں (کیونکہ تینوں ایک ہی مینڈ پر بیٹھے تھے) اور حضرت عثمانؓ اکیلے ایک علیحدہ جگہ میں دفن ہوئے۔

(46)

حَدَّثَنِي بِشْرُبْنُ خالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيمانَ سَمِعْتُ أَباوائِلٍ قالَ قِيلَ لِأُسامَةَ أَلا تُكَلِّمُ هَذا قالَ: قَدْ كَلَّمْتُهُ ما دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ وَما أَنا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيُطْحَنُ فِيها كَطَحْنِ الحِمارِ بِرُحاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: أَي فُلانُ

أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ.

مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے سلیمان (اعمش) سے کہا، میں نے ابووائل سے سنا وہ کہتے تھے لوگوں نے اسامہ بن زید سے، (جو آنحضرت ﷺ کے محبوب تھے) یہ کہا کہ تم حضرت عثمانؓ سے گفتگو کرو۔ اسامہ نے کہا میں پوشیدہ ان سے گفتگو کر چکا ہوں۔ اور میں یہ نہیں چاہتا کہ اعلانیہ ان کو برا بھلا کہہ کے فتنے اور فساد کا دروازہ پہلے کھولنے والا میں بنوں اور میں (خوشامدی) ایسا شخص بھی نہیں ہوں کہ کوئی دو آدمیوں پر حاکم بن جائے تو میں اس کو (خوش کرنے کے لئے خواہ مخواہ) یوں کہوں تم اچھے آدمی ہو جب سے میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے میں نے آپؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے (قیامت کے دن) ایک آدمی کو لے کر آئیں گے اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے وہ (ان کو لئے ہوئے) اس طرح چکر مارتا رہے گا جیسے چکی کا گدھا گھومتا رہتا ہے دوزخ کے لوگ اس کے گرد جمع ہو جائیں گے پوچھیں گے بھلے آدمی تو تو (دنیا میں اچھا آدمی تھا) لوگوں کو نیک بات کا حکم دیتا تھا بری بات سے منع کرتا تھا (تو اس آفت میں کیوں گرفتار ہوا) وہ کہے گا بے شک میں لوگوں کو تو اچھی بات کا حکم کرتا لیکن خود نہ کرتا اور بری بات سے منع کرتا لیکن خود باز نہ آتا (برے کام کرتا)۔

بابٌ: حَدَّثَنا عُثْمانُ بْنُ الهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى قالَ: لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً.

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف اعرابی نے، انہوں نے امام حسن بصریؒ سے، انہوں نے ابوبکرہؓ سے، انہوں نے کہا جنگ جمل کے واقعہ میں اللہ نے مجھ کو ایک کلمہ سے فائدہ دیا جو میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا تھا ہوا یہ کہ جب آنحضرت کو یہ خبر پہنچی کہ ایران والوں نے (بوران) کسریٰ (شیرویہ بن پرویز بن ہرمز) کی بیٹی کو بادشاہ بنایا تو آپؐ نے فرمایا وہ قوم کبھی پنپنے والی نہیں جو ایک عورت کو اپنا حاکم بنائیں۔

(47)

حَدَّثَنا عَبْدُاللّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنا أَبُو حُصَيْنٍ حَدَّثَنا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُاللّهِ بْنُ زِيادٍ الأَسَدِيُّ قالَ: لَمَّا سارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعائِشَةُ إِلَى البَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ ياسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِما عَلَيْنَا الكُوفَةَ فَصَعِدَ المِنْبَرَ فَكانَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ المِنْبَرِ فِي أَعْلاهُ وَقامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الحَسَنِ فاجْتَمَعْنا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ إِنَّ عائِشَةَ قَدْ سارَتْ إِلَى البَصْرَةِ وَوَاللّهِ إِنَّها لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللّهَ تَبارَكَ وَتَعالَى ابْتَلاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ.

ہم سے عبداللہ بن محمد (مسندی) نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا، ہم سے ابوبکر بن عیاش نے کہا، ہم سے ابوحصین نے کہا، ہم سے ابومریم عبداللہ بن زیاد اسدی نے، انہوں نے کہا جب طلحہ بن عبیداللہ اور زبیر حضرت عائشہؓ کے ساتھ بصرے کی طرف گئے تو حضرت علیؓ نے (۳۶ ہجری میں) عمار بن یاسر اور امام حسن علیہ السلام کو روانہ کیا۔ یہ دونوں صاحب کوفہ میں ہمارے پاس آئے اور منبر پر چڑھے۔ امام حسن علیہ السلام تو منبر کے اوپر کے درجے پر کھڑے ہوئے اور عمار ان سے نیچے ہم سب لوگ (خطبہ سننے کے لئے) ان کے پاس جمع ہو گئے۔ عمار نے کہا دیکھو حضرت عائشہؓ بصریٰ کی طرف چلی گئی ہیں اور خدا کی قسم حضرت عائشہؓ پیغمبر صاحب ﷺ کی بی بی ہیں دنیا اور آخرت دنوں مقاموں میں مگر اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو آزمایا ہے کہ تم اس (یعنی پرودگار کی) اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہؓ کی۔

بابٌ.

باب

(48)

حَدَّثَنا أبُو نُعَيمٍ: حَدَّثَنا ابْنُ أبِي غَنِيَّةَ عَنِ الحَكَمِ عَنْ أبِي وائِلٍ قامَ عَمَّارٌ عَلَى مِنبَرِ الكُوفَةِ فَذَكَرَ عائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَها وَقالَ إنَّها زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنيا وَالآخِرَةِ وَلَكِنَّها مِمَّا ابْتُلِيتُمْ.

ہم سے ابونعیم بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن ابی غنیۃ نے، انہوں نے حکم (بن عتیبہ) سے، انہوں نے ابووائل سے، انہوں نے کہا عمار (بن یاسرؓ) کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہؓ کا اور ان کے بصرے کی طرف (بارادہء جنگ) چلے جانے کا ذکر کیا اور کہنے لگا وہ تمہارے پیغمبر ﷺ کی دنیا اور آخرت میں بی بی ہیں مگر (مگر تقدیر کا لکھا ضرور پورا ہونا ہے) اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے۔

(49)

حَدَّثَنا بَدَلُ بْنُ المُحَبَّرِ: حَدَّثَنا شُعْبَةُ: أخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعْتُ أباوائِلٍ يَقُولُ: دَخَلَ أبُو مُوسَى وَأبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إلَى أهْلِ الكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقالا: مارَ أيْناكَ أتَيْتَ امْرَأً أكْرَهَ عِنْدَنا مِنْ إسْراعِكَ فِي هَذا الأمْرِ مُنْذُ أسْلَمْتَ فَقالَ عَمَّارٌ ما رَأيْتُ مِنْكُما مُنْذُ أسْلَمْتُما امْرًا أكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إبْطائِكُما عَنْ هَذا الأمْرِ وَكَساهُما حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ راحُوا إلَى المَسْجِدِ.

ہم سے بدل بن مجر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا، مجھ کو عمرو (بن مرہ) نے خبر دی کہا میں نے ابووائل سے سنا وہ کہتے تھے ابوموسیٰ اشعریؓ اور ابومسعود انصاریؓ دونوں عمار (بن یاسرؓ) کے پاس اس وقت گئے جب حضرت علیؓ نے ان کو کوفہ بھیجا تھا اس لئے کہ لوگوں کو لڑنے کے لئے مستعد کریں۔ ابوموسیٰؓ اور ابو مسعودؓ دونوں عمارؓ سے کہنے لگے جب سے تم مسلمان ہوئے ہو ہم نے کوئی بات تمہاری اس سے زیادہ بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں جلدی کر رہے ہو عمارؓ نے جواب دیا میں نے بھی جب سے تم دونوں مسلمان ہوئے ہو تمہاری کوئی بات اس سے زیادہ بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں دیر کر رہے ہو۔ ابومسعود نے

عمار اور ابو موسیٰ سے دونوں کو ایک ایک کپڑے کا (نیا) جوڑا پہنایا پھر تینوں مل کر مسجد کو سدھارے۔

(50)

حَدَّثَنا عَبْدانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ ابْنِ سَلَمَةَ قالَ: كُنْتُ جالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَمَّارٍ فَقالَ أَبُو مَسْعُودٍ مامِنْ أَصْحابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَوْشِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرَكَ وَمارَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِن اِسْتِسْرَاعِكَ فِي هَذا الأَمْرِ فَقالَ عَمَّارٌ: يا أَبا مَسْعُودٍ وَما رَأَيْتُ مِنْكَ وَلا مِنْ صاحِبِكَ هَذا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُما النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطائِكُما فِي هَذا الأَمْرِفَقالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَكانَ مُوسِرًا يا غُلامُ هاتِ حُلَّتَيْنِ فَأَعْطَى إِحْدا هُما أَبامُوسَى وَالأُخْرَى عَمَّارًا وَقالَ: رُوحافِيهِ إِلَى الجُمُعَةِ.

ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہوں نے ابوحمزہ سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے شقیق بن سلمہ سے، انہوں نے کہا میں (کوفہ میں) ابومسعودؓ اور ابوموسیٰؓ اور عمار بن یاسرؓ کے ساتھ بیٹھا تھا اتنے میں ابومسعودؓ نے عمارؓ سے کہا تمہارے ساتھ والے جتنے لوگ ہیں میں اگر چاہوں تو تمہارے سوا ان میں سے ہر ایک کا کچھ نہ کچھ عیب بیان کرسکتا ہوں (لیکن تم ایک بے عیب ہو) اور جب سے تم نے آنحضرت ﷺ کی صحبت اختیار کی میں نے کوئی عیب کا کام تمہارا نہیں دیکھا ایک یہی عیب کا کام دیکھتا ہوں کہ تم اس امر میں (یعنی لوگوں کو جنگ کے لئے اٹھانے میں) جلدی کررہے ہو عمارؓ نے کہا ابومسعود تم اور تمہارے ان ساتھی (ابوموسیٰ اشعریؓ) سے جب سے تم دونوں نے آنحضرت ﷺ کی صحبت اختیار کی میں نے کوئی عیب کا کام اس سے زیادہ نہیں دیکھا جو تم دونوں اس کام میں دیر کررہے ہو پھر ابومسعودؓ نے جو ایک مالدار آدمی تھے اپنے غلام سے کہا ارے چھوکرے کپڑے کے دو (نئے) جوڑے، وہ لے کر آیا۔ ابومسعودؓ نے ایک جوڑا ابوموسیٰؓ کو دیا اور ایک عمارؓ کو اور کہنے لگے (بھائی) یہ کپڑے پہن کر جمعہ کی نماز کو چلو۔

بابٌ إذا أنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذابًا

باب: کسی قوم پر جب اللہ تعالیٰ عذاب اتارتا ہے۔
(تو اس میں سب طرح کے لوگ شامل ہو جاتے ہیں)

(51)

حَدَّثَنا عَبْدُاللّٰه بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنا عَبْدُاللّٰهِ أَخْبَرَنا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِي أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصابَ العَذابُ مَنْ كانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ.

ہم سے عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ (بن مبارک) نے خبر دی کہا ہم کو یونس (بن یزید ایلی) نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمزہ بن عبداللہ

بن عمرؓ نے خبر دی، انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے سنا، وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر اپنا عذاب اتارتا ہے تو اس قوم کے سب لوگ عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں (اچھے ہوں یا برے) پھر قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے اعمال کے موافق ہوگا۔

بـابُ قَوْلِ الـنَّبِـيِّ صَـلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِّيٍ إنَّ ابْنِى هَذا لَسَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّهَ أنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

آنخضرت ﷺ کا امام حسنؓ کے لئے یہ فرمانا میرا یہ بیٹا (مسلمانوں کا) سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کو (جو ایک دوسرے سے لڑنا چاہتے ہوں گے) ملا دے۔

(52)

حَـدَّثَـنـا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّهِ: حَدَّثَنا سُفْيانُ: حَدَّثَنا إسْراء يل أبُو مُوسَى وَلَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ جاءَ إلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَـقالَ أدْخِلْنِي عَلَى عِيسَى فَأعِظَهُ فَكَأنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ قالَ حَدَّثَنا الحَسَنُ قالَ لَمَّا سارَ الـحَسَنُ بْـنُ عَـلِّيٍ إلَـى مُـعاوِيَةَ بِالْكَتائِبِ قالَ عَمْرُ وبْنُ العاصِ لِمُعاوِيَةَ أرَى كَتِيبَةً لا تُوَلَّى حَتَّى تُدْبِرَ أُخْـراهـا قـالَ مُـعـاوِيَةُ مَنْ لِذَرارِيِّ الْمُسْلِمِينَ فَقالَ: أنا، فَقالَ عَبْدُاللّهِ بْنُ عامِرٍ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ نَـلْـقاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ، قالَ الحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أبابَكْرَةَ قالَ بَيْنا النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جـاءَ الـحَسَـنُ فَـقـالَ الـنَّبِـيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنِى هَذا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّهَ أنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان (بن عیینہ) نے کہا ہم سے ابوموسیٰ (اسرائیل بن موسیٰ) نے سفیان نے کہا میں ابوموسیٰ سے کوفہ میں ملا تھا وہ عبداللہ بن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) کے پاس آئے تھے اور ان سے کہتے تھے مجھ کو عیسیٰ (بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ) کے پاس لے چلو میں ان کو نصیحت کروں گا لیکن ابن شبرمہ ابوموسیٰ کی حق گوئی سے ڈرتے تھے وہ ان کو (عیسیٰ کے پاس) نہیں لے گئے خیر ان سے ابوموسیٰ نے کہا ہم سے (امام) حسن (بصری) نے بیان کیا جب امام حسن علیہ السلام فوجیں لے کر معاویہؓ کی طرف چلے تو عمرو بن عاصؓ معاویہؓ سے کہنے لگے یہ فوج تو میں ایسی دیکھتا ہوں جو پیٹھ موڑنے والی نہیں جب تک اس کے مقابل پیٹھ نہ پھیرے۔ اس وقت معاویہ نے کہا اگر لڑائی ہو (اور یہ مسلمان مارے جائیں) تو ان کی اولاد کی کون خبر گیری کریگا کوئی نہیں) اس وقت عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا (یہ دونوں قریشی تھے) ہم امام حسن علیہ السلام سے ملتے ہیں اور ان کو صلح کا پیغام دیتے ہیں۔ حسن بصری نے کہا میں نے ابوبکرہ سے سنا ایک دن آنخضرت ﷺ خطبہ سنا رہے تھے امام حسن علیہ السلام تشریف لائے آنخضرت ﷺ نے فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دو گروہ مسلمانوں کے درمیان صلح کرا دے۔

حَـدَّثَـنـا عَـلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّهِ: حَدَّثَنا سُفْيانُ قالَ قالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِّيٍ أَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلَى أُسامَةَ أَخْبَـرَهُ قـالَ عَـمْـرٌو قَـدْرَ أَيْـتُ حَـرْمَلَةَ قَدْ أَرْسَلَنِي أُسامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الآنَ فَيَقُولُ: مَا خَـلَّفَ صَـاحِبَكَ فَـقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْ كُنْتَ فِي شِدْقِ الآسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلَكِنْ هَذا أَمْرٌلَمْ أَرَهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ وَ ابْنِ جَعْفَرٍ فَأَوْقَرُوالِي رَاحِلَتِي.

ہم سے علی بن عبداللہ (مدینی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان (بن عیینہ) نے کہ عمرو (بن دینار) نے کہا مجھ سے امام محمد (باقر) نے بیان کیا ان کو حرملہ نے خبر دی جو اسامہ بن زید کے غلام تھے۔ عمرو (بن دینار) کہتے ہیں کہ میں نے خود یہی حرملہ کو دیکھا تھا۔ حرملہ کہتے تھے اسامہ بن زیدؓ نے (مدینہ سے) مجھ کو حضرت علیؓ کے پاس (کوفہ میں) بھیجا (اسامہ کچھ روپیہ چاہتے تھے) اسامہ نے حرملہ سے کہہ دیا تھا حضرت علیؓ تم سے کچھ پوچھیں گے کہیں گے تمہارے صاحب (یعنی اسامہ) گھر میں کیوں بیٹھ رہے تو تم کہنا۔ اگر (خدانخواستہ) تم شیر کے منہ میں بھی ہوتو میں تمہارے ساتھ رہنا پسند کروں۔ لیکن یہ معاملہ ایسا ہے (یعنی مسلمانوں کی آپس کی جنگ) کہ میں اس میں شریک نہیں ہوسکتا۔ حرملہ کہتے ہیں میں حضرت علی کے پاس گیا اسامہ کا پیغام پہنچایا لیکن انہوں نے کچھ نہیں دیا۔ پھر میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور عبداللہ بن جعفر سے ملا انہوں نے کیا کیا اتنا مال واسباب مجھ کو دیا جتنا میرا اونٹ اٹھا سکتا تھا۔

بابٌ إذا قالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقالَ بِخِلافِهِ.

باب کوئی شخص لوگوں کے سامنے ایک بات کہے پھر ان کے پاس سے نکل کر دوسری بات کہنے لگے (تو یہ دغابازی ہے)

حَـدَّثَـنـا سُـلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قالَ: لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُـعـاوِيَةَ جَـمَـعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقالَ إِنِّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُنْصَبُ لِكُلِّ غَـادِرٍ لِـواءٌ يَـوْمَ الْقِيامَةِ وَ إِنَّا قَدْبايَعْنا هَذا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَ إِنِّي لا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ تُبـايَـعَ رَجُـلٌ عَلَى بَيْعِ اللّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتالُ و إِنِّي لا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ وَلا بايَعَ فِي هَذا الأَمْرِ إِلَّا كانَتِ الْفَيْصَلُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے کہا جب مدینہ والوں نے یزید کی بیعت توڑ ڈالی تو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے گھر والوں، لونڈی غلام اولاد وغیرہ کو جمع کیا اور کہنے لگے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے۔ ہر دغاباز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا۔ دیکھو ہم تو اس شخص (یزید) سے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق بیعت کر چکے ہیں اب میں اس سے بڑھ کر کوئی دغابازی نہیں سمجھتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق ایک شخص سے بیعت کی جائے پھر بیعت توڑ کر اس سے لڑنے کا سامان کیا جائے اور دیکھو (مدینہ والو) تم میں سے جو کوئی یزید کی بیعت توڑ کر دوسرے کسی سے بیعت کرے۔ تو اس میں اور مجھ میں کوئی تعلق نہیں رہا۔ (میں اس

سے الگ ہوں)

(55)

حَدَّثَنا أحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنا أبُو شِهابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أبِي المِنْهالِ قالَ: لَمَّا كانَ ابْنُ زِيادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ القُرَّاءُ بِالبَصْرَةِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ أبِي إلَى أبِي بَرْزَةَ الأسْلَمِيِّ حَتَّى دَخَلْنا عَلَيْهِ فِي دارِهِ وَهُوَ جالِسٌ فِي ظِلِّ عُلِيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنا إلَيْهِ فَأنْشَأ أبِي يَسْتَطْعِمُهُ الحَدِيثَ، فَقالَ: يا أبا بَرْزَةَ، ألا تَرَى ما وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ فَأوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ إنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَاللّٰهِ أنِّي أصْبَحْتُ ساخِطًا عَلَى أحْياءِ قُرَيْشٍ إنَّكُمْ يامَعْشَرَالعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الحالِ الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَ القِلَّةِ وَالضَّلالَةِ و إنَّ اللّٰهَ أنْقَذَكُمْ بِالإسْلامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهَذِهِ الدُّنْيا الَّتِي أفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ إنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ وَاللّٰهِ إنْ يُقاتِلُ إلَّا عَلَى الدُّنْيا وَ إنَّ هَؤُلاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أظْهُرِكُمْ واللّٰهِ إنْ يُقاتِلُونَ إلَّا عَلَى الدُّنْيا وَ إنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللّٰهِ إنْ يُقاتِلُ إلَّا عَلَى الدُّنْيا.

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب (عبدربہ بن نافع) نے انہوں نے عوف (اعرابی) سے، انہوں نے ابوالمنہال سے، انہوں نے کہا جب ابن زیاد اور مروان شام میں حاکم ہوئے اور (عبداللہ) بن زبیر مکہ میں خلافت پر آدھمکے ادھر خارجیوں نے (جن کا رئیس نافع بن ازرق تھا) بصرے میں زور جمایا تو میں اپنے والد (سلامہ ریاحی) کے ساتھ ابو برزہ اسلمی صحابی کے پاس گیا۔ ہم ان کے گھر میں گئے وہ بانس کے ایک بالا خانے کے سایہ میں بیٹھے تھے۔ ہم بھی ان کے پاس جا کر بیٹھے۔ میرے والد نے چاہا وہ کچھ باتیں کریں انہوں نے کہا ابو برزہ نے پہلی جو بات کی وہ میں نے سنی انہوں نے کہا میں جوان قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں تو محض اللہ کی رضامندی کے لئے اللہ میرا اجر دینے والا ہے عرب کے لوگو تم جانتے ہو پہلے تمہارا کیا حال تھا (یعنی آنحضرت ﷺ کی نبوت سے پہلے) جہان بھر کے ذلیل خدائی خوار تمہارا کیا شمار گمراہی میں گرفتار پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طفیل سے اور اپنے پیغمبر برحق حضرت محمد ﷺ کے صدقے سے تم کو اس بری حالت سے نجات دی یہاں تک کہ تم اس مرتبہ کو پہنچے (دنیا کے حاکم اور سردار بن گئے) پھر اس دنیا نے تم کو خراب کر دیا دیکھو یہ شخص جو شام میں حاکم بن بیٹھا ہے (یعنی مروان) دنیا کے لئے لڑتا ہے اور یہ خارجی لوگ جو تمہارے گرد اگرد ہیں (جو اپنے تئیں بڑا قاری کہتے ہیں) خدا کی قسم یہ بھی دنیا کے لئے لڑتے ہیں اور یہ شخص جو مکہ میں خلیفہ بن بیٹھا ہے خدا کی قسم یہ بھی دنیا کے لئے لڑتا ہے۔

(56)

حَدَّثَنا آدَمُ بْنُ أبِي إياسٍ: حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ واصِلٍ لأحْدَبِ عَنْ أبِي وائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمانِ قالَ: إنَّ المُنافِقِينَ اليَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَاليَوْمَ يَجْهَرُونَ.

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ (بن حجاج) نے، انہوں نے واصل احدب سے، انہوں نے ابووائل سے، انہوں نے حذیفہ بن یمان

سے،انہوں نے کہا آج کل کے منافق کم بخت ان منافقوں سے بھی بدتر ہیں جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تھے وہ تو اپنا نفاق چھپاتے تھے۔ یہ تو علانیہ نفاق کرتے ہیں۔

(57)

حَدَّثَنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثابِتٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ قالَ: إنَّما كانَ النَّفاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأمَّا اليَوْمَ فَإنَّما هُوَ الكُفْرُ بَعْدَ الإيمانِ.

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے مسعر (بن کدام) نے، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انہوں نے ابوالشعثاء سے، انہوں نے حذیفہ (بن یمان) سے، انہوں نے کہا نفاق تو آنحضرت ﷺ کے زمانے تک تھا (کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا کہ فلاں شخص منافق ہے) لیکن اس زمانہ میں تو یا آدمی مومن ہے یا کافر۔

بابٌ لاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُغْبَطَ أهْلُ القُبُورِ.

باب قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک لوگ قبروالوں پر رشک نہ کریں۔

(58)

حَدَّثَنا إسْماعِيلُ حَدَّثَنِي مالِكٌ عَنْ أبِي الزِّنادِعَنِ الأعْرَجِ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّا الرَّجُلُ بِقَبْرِالرَّجُلِ فَيَقُولُ يَلَيْتَنِى مَكانَهُ.

ہم سے اسمٰعیل (بن ابی اویس) نے بیان کیا کہا مجھ سے (امام) مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر گزر کر یوں نہ کہے گا کاش اس کی جگہ" (قبر میں/ میں ہوتا/ مرگیا ہوتا)

بابُ تَغْيِيرِ الزَّمانِ حَتَّى يَعْبُدُوا الأوْثانَ.

باب قیامت کے قریب زمانہ کا رنگ بدلنا (عرب میں) پھر بت پرستی شروع کرنا۔

(59)

حَدَّثَنا أبُو اليَمانِ: أخْبَرَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ قالَ سَعِيدُ ابْنُ المُسَيَّبِ أخْبَرَنِي أبُوهُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: لاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ ألَياتُ نِساءِ دَوْسٍ عَلَى ذِى الخَلَصَةِ وَ

ذُو الخَلَصَةِ طاغِيَةُ دَوْسِ الَّتِي كانُوا يَعْبُدُونَ فِي الجاهِلِيَّةِ.

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کوشعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیّب نے بیان کیا کہا مجھ کوابو ہریرہؓ نے خبر دی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دوس قبیلے کی عورتیں ذوالخلصہ کے بت خانہ میں چوتڑ مٹکاتی نہ پھریں "ذوالخلصہ ایک مقام کا نام ہے جہاں پر دوس قبیلے کا بت تھا جاہلیت کے زمانہ میں اس کو پوجا کرتے تھے۔

(60)

حَدَّثَنا عَبْدُالعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمانُ عَنْ ثَوْرٍعَنْ أَبِي الغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ قَحْطانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصاهُ.

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ (اویسی) نے بیان کیا، کہا مجھ سے سلیمان (بن بلال) نے، انہوں نے ثور (بن زید ویلی) سے، انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک قحطان قبیلے کا ایک شخص لوگوں کو اپنی چھڑی سے نہ ہانکے گا۔

بابُ خُرُوجِ النَّارِ وَقالَ أَنَسٌ: قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ أَشْراطِ السَّاعَةِ نارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى المَغْرِبِ.

باب (حجاز کے ملک سے) ایک آگ نکلنا اور انسؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا پہلی نشانی قیامت کی (یعنی علامات کبرے میں سے) ایک آگ ہے یعنی حجاز کے ملک میں جو لوگوں کو پورب سے پچھّم کی طرف لے جائے گی۔

(61)

حَدَّثَنا أَبُو اليَمانِ: أَخْبَرَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ قالَ سَعِيد بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُوهُرَيْرَةَ أَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نارٌمِنْ أَرْضِ الحِجازِتُضِيءُ أَعْناقَ الإِ بِلِ بِبُصْرَى.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے خبر دی، انہوں نے زہری سے کہ سعید بن مسیّب نے کہا، مجھ کوابو ہریرہؓ نے خبر دی آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ ایک آگ حجاز کی زمین سے نکلے گی جو بصرے تک (بصریٰ ایک شہر ہے شام میں دمشق کے قریب) کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔

(62)

حَدَّثَنا عُبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الكِنْدِيُّ: حَدَّثَنا عُقْبَةُ بْنُ خالِدٍ: حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحمَنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بنِ عاصِمٍ عَنْ أبِى هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الفُراتُ أنْ يَحسِرَعَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، قالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ: حَدَّثَنا أبُو الزِّنادِ عَنِ الأعْرَجِ عَنْ أبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إلّا أنَّهُ قالَ: يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ.

ہم سے عبداللہ بن سعید کندی نے بیان کیا، کہا ہم سے عقبہ بن خالد نے کہا، ہم سے عبیداللہ (بن عمر) نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے عبید اللہ کے دادا حفص بن عاصم بن عمر سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ فرات کی ندی میں ایک خزانہ نمود ہوگا۔ جو کوئی وہاں (یہ خزانہ نکلتے وقت) موجود ہو۔ وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ (اسی سند سے) عقبہ بن خالد نے کہا، ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الزناد نے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پھر یہی حدیث نقل کی۔ اس میں یوں ہے کہ فرات ندی میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہوگا (تو خزانہ کے بدل پہاڑ کا لفظ ہے)

باب.

(63)

حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنا مُعْبَدٌ يَعْنِى ابْنَ خالِدٍ قالَ سَمِعْتُ حارِثَةَ ابْنَ وَهْبٍ قالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَصَدَّقُوا فَسَيَأتِى عَلَى النَّاسِ زَمانٌ يَمْشِى بِصَدَقَتِهِ فَلايَجِدُ مَنْ يَقْبَلُها، قالَ مُسَدَّدٌ: حارِثَةُ أخُو عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ.

ہم سے مسدد (بن مسرہد) نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ (بن سعید قطان) نے، انہوں نے شعبہ (بن حجاج) سے، انہوں نے کہا ہم سے معبد بن خالد نے بیان کیا کہا میں نے حارثہ بن وہب سے سنا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے، آپؐ نے فرمایا لوگو جو خیرات کرنا ہو کر و عنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ آدمی اپنی خیرات لے کر پھرتا رہے گا اور کوئی شخص ایسا نہ ملے گا جو اس خیرات کو قبول کرے مسدد نے کہا حارثہ بن وہب عبیداللہ بن عمر کے اخیافی بھائی تھے۔

(64)

حَدَّثَنا أبُو اليَمانِ أخْبَرَنا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنا أبُو الزِّنادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أبِى هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتانِ عَظِيمَتانِ يَكُونُ بَيْنَهُما مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَتُهُما

واحِدَةٌ وَحتَّى يُبعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثلاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَ تَكْثُرَ الزَّلازِلُ وَيَتقارَبَ الزَّمانُ وَتَظْهَرَ الفِتَنُ وَيَكْثُرَ الهَرْجُ وَهُوَ القَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبُّ المالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فيَقُولُ الَّذِى يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لا أرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطاوَلَ النَّاسُ فِي البُنْيانِ وَحَتَّى يَمُرَّالرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَلَيْتَنِي مَكانَهُ وَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِها فَإذا طَلَعَتْ وَرَآها النَّاسُ آمَنُوا أجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ لا يَنْفَعُ نَفْسًا إيما نُها لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أوْكَسَبَتْ فِي إيمانِها خَيْرًا وَ لَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلانِ ثَوْبَهُما بَيْنَهُما فَلاَ يَتَبايَعانِهِ وَلا يَطْوِيانِهِ وَ لَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِانْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلايَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْرَفَعَ أُكْلَتَهُ إلَى فِيهِ فَلا يَطْعَمُها.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمان (اعرج) سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے بڑے بڑے دوگروہوں میں لڑائی نہ ہوگی جس میں دونوں کا دین ایک ہی ہو گا۔(مراد صفین کی لڑائی ہے دونوں طرف والے مسلمان تھے) اور قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک جھوٹے دجال پیدا نہ ہولیں یہ تیس کے قریب ہوں گے ان میں ہر ایک یہ دعویٰ کریگا میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور قیامت اس وقت تک نہ ہوگی یہاں تک کہ (دین کا) علم دنیا سے اٹھ جائے اور زلزلے بہت ہوں گے۔(یعنی معمول کے خلاف زور سے یا جلد جلد) اور زمانہ میں برکت نہ رہے۔(عیش وغفلت کی وجہ سے) جلد جلد گزرے اور فتنے (دین کے فسادات) نمود ہوں اور ہرج بہت ہو (یعنی خونریزی) اور مال بہت ہو کر نکلے اتنا کہ مال والے کو اس کی فکر رہے گی دیکھئے اس کی خیرات کوئی لیتا ہے یا نہیں ایک شخص کو خیرات دینے جائے گا وہ کہے گا کچھ حاجت نہیں مجھ کو (ضرورت نہیں) اور لوگ خوب لمبی لمبی عمارتیں ٹھونکیں اور ایک شخص دوسرے شخص کی قبر سے گزرے اور کہے کاش میں اس کی جگہ ہوتا (مرگیا ہوتا) اور سورج پچھم کی طرف سے نکلے جب ادہر سے نکلے گا اور سب لوگ دیکھ لیں گے تو سب کے سب خدا پر ایمان لائیں گے مگر اس وقت کا ایمان لانا اس شخص کے لئے کچھ مفید نہ ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لا چکا تھا یا (ایمان لاکر) کچھ نیک کام نہیں کر چکا تھا اور قیامت ایسی اچانک آجائے گی کہ دو آدمی بیچ کھوج کررہے ہوں گے ابھی بیچنے سے فراغت نہیں کریں گے اور کپڑا تہ تک نہ کریں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے جارہا ہوگا۔ ابھی پینے کی نوبت نہیں آئی ہوگی کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی اپنا حوض لیپ پوت رہا ہوگا اپنے جانوروں کو اس میں پانی نہ پلایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی نوالہ منہ تک اٹھا چکا ہوگا ابھی کھایا نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔"

بابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

باب دجال کا بیان

(65)

حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنا يَحيَى: حَدَّثَنا إسْماعِيلُ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قالَ قالَ لِي المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ما سَألَ أحَدٌ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ ماسَأَلْتُهُ وَ إِنَّهُ قالَ لِي مايَضُرُّكَ مِنْهُ، قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ ماءٍ قالَ: هُوَأَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ (بن سعید قطان) نے کہا۔ہم سے اسمٰعیل (بن ابی خالد) نے کہا مجھ سے قیس (بن ابی حازم) نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے کہا دجال کو جتنا میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا میں اکثر دجال کا حال آپؐ سے پوچھا کرتا تھا آپؐ نے فرمایا "تجھ کو دجال سے کچھ نہیں ڈر" (کیونکہ میں ابھی زندہ ہوں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ندی ہوگی آپؐ نے فرمایا" پھر اس سے کیا ہوتا ہے اگر یہ بات بھی ہو جب بھی اللہ کے نزدیک وہ کچھ مال نہیں۔"

(66)

حَدَّثَنا مُوسَى بْنُ إِسْماعِيلَ حَدَّثَنا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنا أَيُّوبُ، عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ: أُراهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: أَعْوَرُعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّها عِنَبَةٌ طافِيَةٌ.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا، ہم سے ایوب (سختیانی) نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، امام بخاریؒ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابن عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا "دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور۔"

(67)

حَدَّثَنا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنا شَيْبانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قالَ قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي ناحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلاثَ رَجَفاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كافِرٍ وَمُنافِقٍ.

ہم سے سعید بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان (بن عبدالرحمٰن) نے، انہوں نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے (اپنے چچا) انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت ﷺ نے فرمایا "دجال مشرق کی طرف سے خراسان سے آئے گا اور مدینہ کے قریب آ کر اترے گا پھر مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا اور جتنے کافر اور منافق ہیں وہ (ڈر کے مارے) مدینہ سے نکل کر دجال کے پاس چل دیں گے۔"

(68)

حَدَّثَنا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: حَدَّثَنا إِبْراهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ لايَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَلَها يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوابٍ عَلَى كُلِّ بابٍ

مَلَكانِ.

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ (اویسی) نے بیان کیا، کہا ہم سے دادا (ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے) انہوں نے ابوبکرہ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے، آپؐ نے فرمایا "مدینہ والوں پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا اس مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دیتے) ہونگے۔"

(69)

حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنا مِسْعَرٌ حَدَّثَنا سَعْدُ بْنُ إبْراهِيمَ عَنْ أبِيهِ عَنْ أبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: لا يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ لَها يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أبْوابٍ عَلَى كُلِّ بابٍ مَلَكانِ قالَ وقالَ ابْنُ إسْحاقَ عَنْ صالِحِ ابْنِ إبْراهِيمَ عَنْ أبِيهِ قالَ قَدِمْتُ البَصْرَةَ فَقالَ لِي أبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذا.

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے، کہا ہم سے مسعر نے، کہا ہم سے سعد بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے باپ (ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا "مدینہ والوں پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا اس روز مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے" (علی بن عبداللہ نے) کہا (محمد) بن اسحٰق نے صالح بن ابراہیم سے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ (ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے) انہوں نے کہا میں بصرہ میں گیا وہاں ابوبکرہ نے مجھ سے بیان کیا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا یہی حدیث (اوپر والی) بیان کی۔

(70)

حَدَّثَنا عَبْدُالعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: حَدَّثَنا إبْراهِيمُ عَنْ صالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهابٍ عَنْ سالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ أنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قالَ: قامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِما هُوَ أهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقالَ: إنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَما مِنْ نَبِيٍّ إلَّا وَقَدْ أنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إنَّهُ أعْوَرُ وَ إنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأعْوَرَ.

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ (اویسی) نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم (بن سعد) نے، انہوں نے صالح (بن کیسان) سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے (ان کے والد) عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ (خطبہ سنانے کو) لوگوں میں کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہئے ویسی اللہ کی تعریف بیان کی پھر دجال کا تذکرہ کیا فرمایا "میں بھی تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے مگر میں

اس کی ایک نشانی تم سے کہے دیتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتلائی وہ مردود کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔"

(71)

حَدَّثَنا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ: حَدَّثَنا اللَّيثُ عَنْ عُقَيلٍ عَنِ ابنِ شِهابٍ عَنْ سالِمِ بنِ عَبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ عَنِ ابنِ عُمَرَ أنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قالَ بَينا أنا نائِمٌ أطُوفُ بِالكَعبَةِ فَإذا رَجُلٌ آدَمُ سَبطُ الشَّعرِ يَنطُفُ أوْيُهَراقُ رَأسُهُ ماءً قُلتُ: مَنْ هَذا؟ قالُوا ابنُ مَريَمَ، ثُمَّ ذَهَبتُ ألتَفِتُ فَإذا رَجُلٌ جَسِيمٌ أحمَرُ جَعدُالرَّأسِ أعوَرُ العَينِ كَأنَّ عَينَهُ عِنَبَةٌ طافِيَةٌ، قالُوا: هَذا الدَّجّالُ أقرَبُ النّاسِ بِهِ شَبَهًا ابنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزاعَةَ.

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث (بن سعد) نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے (عبداللہ) بن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "ایسا ہوا ایک بار سوتے میں میں نے دیکھا میں کعبہ کا طواف کرر ہا ہوں۔ اتنے میں ایک شخص گندم گوں سیدھے بال والا دکھلائی دیا اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ عیسیٰؑ ہیں مریمؑ کے بیٹے (علیہ الصلوۃ والسلام) پھر میں نے دوسری طرف نگاہ کی تو ایک سرخ رنگ کا موٹا شخص نظر آیا اس کے بال گھونگھرے تھے آنکھ کانی جیسے پھولا انگور (میں نے پوچھا یہ کون ہے) لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اس کی صورت عبدالعزے بن قطن سے بہت ملتی تھی" (یہ ایک شخص تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا یہ خزاعہ قبیلے کا آدمی تھا)۔

(72)

حَدَّثَنا عَبدُالعَزِيزِ بنُ عَبدِاللّٰهِ: حَدَّثَنا إبراهِيمُ بنُ سَعدٍ عَنْ صالِحٍ عَنِ ابنِ شِهابٍ عَنْ عُروَةَ أنَّ عائِشَةَ قالَتْ: سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَستَعِيذُ فِي صَلاتِهِ مِنْ فِتنَةِ الدَّجّالِ.

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ (اویسی) نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے صالح (بن کیسان) سے، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ (بن زبیرؓ) سے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

(73)

حَدَّثَنا عَبدانُ: أخبَرَنِي أبِي عَنْ شُعبَةَ عَنْ عَبدِالمَلِكِ عَنْ رِبعِيٍّ عَنْ حُذَيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قالَ فِي الدَّجّالِ إنَّ مَعَهُ ماءً وَنارًا فَنارُهُ ماءٌ بارِدٌ وَماءُهُ نارٌ قالَ أبُومَسعُودٍ أنا سَمِعتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے انہوں نے شعبہ (بن حجاج) سے انہوں نے عبدالملک (بن عمیر) سے انہوں نے ربعی (بن حراش) سے انہوں نے حذیفہ (بن یمان) سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا "دجال کے ساتھ پانی ہوگا آگ بھی ہوگی لیکن اس کی آگ حقیقت میں ٹھنڈا پانی اور اس کا پانی حقیقت میں آگ ہے" حذیفہ کی یہ حدیث سن کر ابومسعود (انصاری) نے کہا میں نے بھی یہ حدیث آنحضرتؐ سے سنی ہے۔

(74)

حَدَّثَنا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ قَتادَةَ عَنْ أنَسٍ قالَ: قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الأعْوَرَالكَذَّابَ ألا إنَّهُ أعْوَرُ وَ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأعْوَرَ وَ إِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كافِرٌ، فِيهِ أبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا " کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ سن لو وہ (مردود) کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا" اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے۔

بابٌ لايَدْخُلُ الدَّجّالَ المَدِينَةَ.

باب دجال مدینہ طیبہ میں نہیں جائے گا۔

(78)

حَدَّثَنا أبُوالْيَمانِ: أخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أنَّ أبَا سَعِيْدٍ قالَ حَدَّثَنا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلاً عَنِ الدَّجّالِ فَكانَ فِيما يُحَدِّثُنا بِهِ أنَّهُ قالَ يَأْتِي الدَّجّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أنْ يَدْخُلَ نِقابَ المَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّباخِ الَّتِي تَلِي المَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أوْمِنْ خِيارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أشْهَدُ أنَّكَ الدَّجّالُ الَّذِي حَدَّثَنا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجّالُ أرَأيْتُمْ إنْ قَتَلْتُ هَذا ثُمَّ أحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأمْرِ فَيَقُولُونَ لا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ ماكُنْتُ فِيكَ أشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي اليَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجّالُ أنْ يَقْتُلَهُ فَلا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ابن مسعود نے بیان کیا کہ ابوسعید

خدریؓ نے کہا ہم سے آنحضرت ﷺ نے ایک دن دجال کا لمبا قصہ بیان فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ دجال پر مدینہ کے اندر جانا حرام کر دیا گیا ہے وہ کیا کرے گا (مدینہ کے باہر) ایک کھاری زمین پر اترے گا جو مدینہ کے قریب ہو گی اس وقت مدینہ والوں میں سے ایک آدمی جو سب میں اچھا آدمی ہو گا اس کے پاس جائے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کا ذکر آنحضرت ﷺ ہم سے فرما گئے تھے دجال اپنے لوگوں سے کہے گا دیکھو اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں پھر جلا دوں تب تو تم کو میرے باب میں (میرے سچے ہونے کی) کچھ شک نہیں رہنے کی۔ وہ کہیں گے نہیں (پھر کیا شک رہے گی۔ دجال کیا کرے گا اس شخص کو مار ڈالے گا پھر جلائے گا تب وہ شخص کہے گا اب تو مجھ کو اور یقین ہو گیا تو ہی (کم بخت) دجال ہے۔ پھر دجال اس کو مار ڈالنا چاہے گا تو مار نہ سکے گا۔

(76)

حَدَّثَنا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةُ عَنْ مالِكٍ عَنْ نُعَيمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ المُجْمِرِ عَنْ أبِى هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أنْقابِ المَدِينَةِ مَلائِكَةٌ لا يَدْخُلُها الطَّاعُونُ وَلا الدَّجَّالُ.

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ (قعنبی) نے بیان کیا انہوں نے (امام) مالک سے، انہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا" مدینہ کے رستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں۔ اس میں نہ طاعون آئے گا اور نہ دجال۔"

(77)

حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنا يَزِيْدُ بْنُ هارُوْنَ: أخْبَرَنا شُعْبَةُ عَنْ قَتادَةَ عَنْ أنَسِ بْنِ مالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ المَدِينَةُ يَأْتِيها الدَّجَّالُ فَيَجِدُ المَلائِكَةَ يَحْرُسُونَها فَلايَقْرَبُها الدَّجَّالُ قالَ وَلا الطَّاعُونُ إنْ شاءَ اللّٰهُ.

مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا۔ ہم سے شعبہ نے۔ انہوں نے قتادہ سے۔ انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے۔ آپؐ نے فرمایا "دجال مدینہ پر آئے گا دیکھے گا تو فرشتے وہاں پہرہ دے رہے ہیں تو مدینہ کے پاس نہ پھٹک سکے گا۔ اسی طرح طاعون بھی خدا چاہے تو مدینہ میں نہ آ سکے گا۔"

بابُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ.

باب یاجوج اور ماجوج کا بیان

(78)

حَدَّثَنا أبُو اليَمانِ: أخْبَرَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنا إسْماعِيلُ: حَدَّثَنِى أخِى عَنْ سُلَيْمانَ عَنْ مُحَمَّدِ

بُـنِ أَبِـى عَتِيـقٍ عَنِ ابْنِ شِهابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِى سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِى سُفْيانَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْها يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ: لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الإِبْهامِ وَالَّتِـى تَـلِيهـا، قـالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ يارَسُولَ اللّٰهِ أَفَنُهْلِكُ وَفِينا الصَّالِحُونَ قالَ نَعَمْ إِذاكَثُرَ الخُبْثُ.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا۔کہا ہم سے شعیب نے خبر دی۔انہوں نے زہری سے،دوسری سند اور ہم سے اسمٰعیل (بن ابی اویس) نے بیان کیا۔کہا مجھ کو میرے بھائی (عبدالمجید) نے۔انہوں نے سلیمان (بن بلال) سے،انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے،انہوں نے زہری سے،انہوں نے عروہ بن زبیر سے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا۔ان سے حبیبہ بنت ابی سفیان نے۔انہوں نے ام المومنین زینبؓ بنت جحش سے کہ ایک روز آنخضرت ﷺ ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے آپؐ فرمارہے تھے "لاالہ الا اللہ عرب کی خراب ایک آفت سے جو نزدیک ہی آن پہنچی۔آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی" اور آپؐ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ کرکے بتلایا یہ سن کر ام المومنین زینبؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اچھے نیک بخت لوگ زندہ رہنے پر بھی ہم تباہ اور برباد ہوں گے۔آپؐ نے فرمایا "ہاں جب بدکاری بہت پھیل جائے گی۔"

(79)

حَـدَّثَـنـا مُـوسَى بْنُ إِسْماعِيلَ: حَدَّثَنا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنا ابْنُ طاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب (بن خالد) نے کہا۔ہم سے (عبداللہ) ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے۔انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنخضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا "یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی" وہیب نے نوے کا اشارہ کرکے بتلایا (اس اشارے کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

مشکوۃ شریف

کتاب الفتن

فتنوں کا بیان

(1)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِیْ كَافِرًا وَيُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا .

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اعمال (نیک) میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (کہ اس وقت) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا کہ اپنے دین و مذہب کو دنیا کی تھوڑی سی متاع پر بیچ ڈالے گا۔ (مسلم)

(2)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِیَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِی الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا دن نہ آ جائے جس میں قاتل کو یہ نہ معلوم ہوگا کہ اس نے مقتول کو کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو یہ معلوم ہوگا کہ اس کو کیوں مارا گیا۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ کیونکر ہوگا۔ فرمایا ہرج (یعنی فتنہ) قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ (مسلم)

(3)

وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَاتِیْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت زبیرؓ بن عدی کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس گئے اور ان سے حجاج کے مظالم کی شکایت کی انہوں نے کہا صبر کرو اس لئے کہ آئندہ جو زمانہ آئے گا وہ گذشتہ سے بدتر ہوگا (اور اسی طرح اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوگا) یہاں تک کہ تم خدا سے جا ملو۔ یہ بات میں نے تمہارے نبی ﷺ

سے سنی ہے۔ (بخاری)

(4)

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے میں اپنی امت کے لئے جن لوگوں سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے امام ہیں۔ اور جب میری امت میں تلوار چل جائے گی تو پھر قیامت تک نہ رکے گی (یعنی جب) امت محمدیہ میں قتال شروع ہو جائے گا تو قیامت ہی پر جا کر ختم ہوگا۔

(ابوداؤد۔ترمذی)

(5)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَة)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ قریب ہے ایک بڑا فتنہ جو سارے عرب کو گھیر لے گا۔ اس کے مقتول دوزخ میں جائیں گے اس فتنہ میں زبان کھولنا (یعنی لوگوں کو برا کہنا اور عیب گیری کرنا) تلوار مارنے سے بھی زیادہ خطرناک ہوگا۔ (ترمذی۔ابن ماجہ)

(6)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهٗ.

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدُ)

حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے بدنصیبی عرب کی کہ فتنہ قریب آ گیا پس فتنہ میں وہ شخص کامیاب ہوگا جس نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

(ابوداؤد)

(7)

وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنْ اِبْتُلٰى فَصَبَرَ فَوَاهًا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت مقداد بن اسودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ خوش نصیب ہے وہ

شخص جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا۔

(ابوداؤد)

(8)

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ تُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ وَاَنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّ هُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری امت میں جب تلوار چل جائے گی تو قیامت تک اس کا سلسلہ جاری رہے گا اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری امت کے بعض قبائل مشرکوں میں نہ جا ملیں گے اور جب تک میری امت کے بعض قبائل بتوں کی پرستش نہ کرنے لگیں گے اور میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے ان میں سے ہر شخص یہ خیال رکھتا ہوگا کہ وہ خدا کا نبی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت حق پر رہے گی اور دشمنوں پر غالب۔جو لوگ اس جماعت کی مخالفت کریں گے وہ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ خدا کا حکم آ جائے (یعنی قیامت قائم ہو یا وہ وقت آ جائے کہ اسلام سب پر غالب ہو جائے)۔

(ابوداؤد۔ترمذی)

(9)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلُ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِیءَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدُ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے نہ لڑیں گے پس ماریں گے مسلمان یہودیوں کو یہاں تک کہ یہودی پتھر کے پیچھے چھپتا پھرے گا یا درخت کے پیچھے اور پتھر یا درخت یہ کہے گا اے مسلمان اے خدا کے بندے ادھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال مگر غرقد کا درخت (ایسا نہ کہے گا) اس لئے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ (مسلم)

(10)

وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

كَنزَ آلِ كِسْرى الَّذِىْ فِى الْاَبْيَضِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت البتہ فتح کرے گی کسرٰی کے خزانہ کو جو سفید محل میں ہوگا۔ (مسلم)

(11)

وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نافع بن عتبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میرے بعد تم جزیرہ عرب سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے ہاتھوں پر فتح کرے گا پھر تم فارس سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح بخشے گا پھر تم روم سے لڑو گے اور خدا اس پر بھی تم کو فتح دے گا۔ پھر تم دجال سے لڑو گے اور اس پر بھی خدا تم کو فتح عنایت فرمائے گا۔ (مسلم)

(12)

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِىْ قُبَّةٍ مِنْ اُدُمٍ فَقَالَ اَعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ مَوْتِىْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِى الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ غزوہء تبوک میں میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ اس وقت چمڑے کے خیمہ میں تشریف رکھتے تھے آپؐ نے فرمایا قیامت سے پہلے تو چھ چیزوں کو گن اول میری موت، دوسرے بیت المقدس کا فتح ہونا۔ تیسرے وباء عام جو تم میں بکریوں کی بیماری کی طرح پھیلے گی چوتھے مال کی زیادتی اس قدر کہ اگر ایک آدمی کو سو دینار دیئے جائیں تو وہ ان کو حقیر و ذلیل جانے گا اور اس پر ناراض ہوگا۔ پانچویں فتنہ کا ظہور جس سے عرب کا کوئی گھر نہ بچے گا۔ چھٹے صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی پھر رومی عہد شکنی کریں گے اور تمہارے مقابلہ پر اسی (۸۰) نشانوں کے ماتحت آئیں گے جن میں سے ہر نشان کے ماتحت بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ (بخاری)

حفاظت کی دعائیں

(1)

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَصۡبَحۡتُ اُشۡھِدُکَ وَاُشۡھِدُ حَمَلَةَ عَرۡشِکَ وَمَلٰئِکَتَکَ وَجَمِیۡعَ خَلۡقِکَ اَنَّکَ اَنۡتَ اللّٰہُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ وَحۡدَکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُکَ وَرَسُوۡلُکَ. (4-1 بار) (سنن ابی داؤد، جلد۳، صفحہ۶۷۷، باب صبح کے وقت کیا پڑھے)

اے اللہ! میں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا عرش اٹھانے والوں کو، اور تیرے فرشتوں کو، اور تیری تمام مخلوق کو اس بات کا کہ بیشک تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔ اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔

(2)

☆ اَصۡبَحۡنَا وَاَصۡبَحَ الۡمُلۡکُ لِلّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡکُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ، رَبِّ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَ مَافِیۡ ھٰذَا الۡیَوۡمِ وَخَیۡرَ مَا بَعۡدَہٗ، وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّمَافِیۡ ھٰذَا الۡیَوۡمِ وَشَرِّمَا بَعۡدَہٗ، رَبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡکَسَلِ وَسُوۡٓءِ الۡکِبَرِ رَبِّ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الۡقَبۡرِ (ایک مرتبہ)
(صحیح مسلم شرح نووی۔ جلد۶۔ صفحہ۳۰۳۔ کتاب الذکر والدعا والتوبۃ والاستغفار)

ہم نے اور اللہ کے تمام ملک نے صبح کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے پروردگار! آج اور آج کے بعد ہر روز کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اور آج اور آج کے بعد ہر روز کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے پروردگار! میں سستی، بدترین بڑھاپے، آگ کے عذاب اور عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(3)

☆ اَمۡسَیۡنَا وَاَمۡسَی الۡمُلۡکُ لِلّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ، لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ رَبِّ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَمَافِیۡ ھٰذِہِ اللَّیۡلَۃِ وَخَیۡرَ مَا بَعۡدَھَا وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّمَافِیۡھَا وَشَرِّمَابَعۡدَھَا رَبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡکَسَلِ وَسُوۡءِ الۡکِبَرِ رَبِّ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الۡقَبۡرِ.(صحیح مسلم۔جلد۶۔صفحہ۳۰۹)

ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی۔شکر ہے اللہ کا۔کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی سلطنت ہے۔اس کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں۔اور اس رات کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے۔اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے۔اے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔

(4)

☆ اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنۡ شَرِّ مَاخَلَقَ. (تین مرتبہ)

(صحیح مسلم۔شرح نووی جلد۶،صفحہ۲۹۶۔کتاب الذکر......)

پناہ لیتا ہوں میں اللہ کے تمام کلمات کی تمام مخلوق کی شرارتوں سے

(5)

☆ رَضِیۡتُ بِاللّٰہِ رَباًّ وَّبَالۡاِسۡلَامِ دِیۡناً وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا وَّرَسُوۡلًا.

(ترمذی۔جلد۲۔صفحہ۵۶۶۔صبح وشام کی دعائیں)

راضی ہوا میں اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد ﷺ کے نبیؐ ہونے پر۔

(6)

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. (سنن ابی داوٗد۔ باب صبح کے وقت کیا پڑھے۔ جلد۳، صفحہ ۶۸۵)

ساتھ نام اللہ کے، نہیں نقصان دے سکتی اس کے نام کی برکت سے کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔

(7)

☆ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. (سنن ابوداوٗد۔ جلد۳۔ صفحہ ۶۸۵)

اے اللہ! مجھے عافیت دے میرے بدن میں۔ اے اللہ! مجھے عافیت دے میرے کانوں میں۔ اے اللہ! مجھے عافیت دے میری آنکھوں میں۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

(8)

☆ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. (سات مرتبہ)

(التوبہ: 129)

میرے لئے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اس پر بھروسہ کیا۔ اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

آیۃ الکرسی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ ۭ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۭ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ O

اللہ، نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ، زِندہ ہے تھامنے والا ہے، نہیں آتی ہے اس پر اونگھ اور نہ نیند، اُسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، کون ہے وہ جو سفارش کرسکے اس کے ہاں مگر اُسکی اجازت سے، جانتا ہے سب جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے اور نہیں احاطہ کرسکتے کسی چیز کا اُس کی معلوم چیزوں سے مگر جس قدر وہ چاہے۔ چھائی ہوئی ہے اسکی کرسی آسمانوں پر اور زمین پر، اور نہیں تھکا سکتی اُسکو حفاظت اُن دونوں کی، اور وہ بلند ہے عظمت والا۔